پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو ۔ کینیڈا
قیمت: ۵۰ سینٹ
بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار
۸ صفر ۱۴۰۲ھ — ۵ دسمبر ۱۹۸۱ء
جلد: ۱۰ شمارہ: ۱۸

افغان ہیلی کاپٹروں نے پاکستان میں مہاجر کیمپوں پر حملہ کر دیا

پاراچنار کے قریب افغان مہاجرین کے کیمپ کے قریب بارودی سرنگیں گرائی گئیں

اسلام آباد ——— افغان ہیلی کاپٹروں نے ... پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ...

فرنٹیئر کور کی چوکی پر متعین دو پاکستانی فوجی زخمی ہوگئے

حکومت پاکستان کا افغانستان سے شدید احتجاج

۳۱ علماء پر پابندی

میاں طفیل اور نصراللہ کے خلاف مقدمہ

لاہور ——— جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد اور نوابزادہ نصراللہ خان سمیت ... سیاسی رہنماؤں کے خلاف ... مقدمہ درج کر لیا گیا ہے ...

جام صادق علی کی طلبی

اخبارات میں اشتہار دیا جائے گا۔

غیر سیاسی اتحاد قائم کرنے کا فیصلہ

پی آئی اے کا طیارہ اغوا کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی

مغربی جرمنی اور فرانس بھی تقلید کریں گے

اٹاوا کانفرنس کے الٹی میٹم کا ببرک کارمل حکومت نے کوئی جواب نہیں دیا

اختر رسول ریٹائر ہوگئے

کراچی ——— بھارت کے مقابلے میں جیتنے والی پاکستانی ہاکی ٹیم کے کپتان منظر اختر رسول نے بین الاقوامی ہاکی سے ریٹائر ہونے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ حیدرآباد کے دوسرے میچ میں جس میں پاکستان کی ٹیم نے بھارتی کیمپ کے مقابلے کے فوراً بعد ریٹائر ہو جائیں گے۔

مولانا شاہ احمد نورانی کو پنجاب سے نکال دیا گیا

کراچی ——— جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی کو ...

بھارت کو شکست دے کر پاکستان نے ہاکی سیریز جیت لی

... کے مقابلے میں ۲ گول سے شکست دے کر پاکستانی ٹیم نے اپنی برتری ثابت کر دی

کراچی ——— پاکستان ہاکی ٹیم نے ...

خانہ ایران میں پاکستان کے سفیر ... گئے

اسلام آباد ——— حکومت پاکستان نے ...

پاکستان و ترکی آر سی ڈی کو دوبارہ فعال بنانے پر تیار ہوگئے

کیڈا میں پاکستانی سفیر ... اپنی اسناد سفارت پیش کر رہے ہیں

سنت جرنیل سنگھ کے ہیڈ کوارٹر پر بم کے دھماکہ میں تین افراد ہلاک

خود مختار ریاست کے حامی سنت جرنیل سنگھ دھماکہ کے وقت وہاں موجود نہ تھے

قانون اور ہم — ترتیب و ترجمہ: ایم جاوید اقبال

پاکستان کسٹم کے نئے قوانین

مستقل سکونت کے تحت منتقلیٔ اشیاء

بغیر ٹیکس ادا کیے درآمد کی جاسکتی ہیں

(۱) ایک عدد ریکارڈ پلیئر ... ... ریڈیو صلاحیت تک۔
(۲) ایک عدد ریکارڈ پلیئر یا ٹیپ ریکارڈر، ایک ٹائپ رائٹر۔
(۳) گھریلو سامان مناسب مقدار میں مثلاً فرنیچر، کراکری، کٹلری، کپڑے اور برتن وغیرہ۔
(۴) ... روپے کے پیشہ ورانہ آلات و اوزار ... صرف کو الیفائڈ افراد کے لئے۔

ٹیکس کی ادائیگی پر اشیاء (۱) ..... گھریلو سامان یا آلات مثلاً واشنگ مشین، ڈش واشر، کوکنگ رینج، سلائی مشین، ڈرائنگ مشین، گھریلو برقی آلات، ٹیلیویژن، ویڈیو ریکارڈر، ریڈیو کم ٹیپ ریکارڈر، ریکارڈ پلیئر، کیسٹ ڈیک، میوزک سسٹم، اسپیکر، ایمپلیفائر، ڈش وغیرہ فی عدد ایک عدد فی خاندان۔

نوٹ:- رعایتی حدود کے علاوہ سامان ان ... پیش کرنا ہوگا اور اس سامان پر ڈیوٹی ٹیکس کی ادائیگی ضروری ہوگی۔

بیرون ملک تین سال سے کم قیام پر سہولت

اگر کسی شخص کا قیام بیرون ملک دو سال یا زیادہ ہے لیکن تین سال سے کم ہے ایسی صورت میں قیام کی کمی کو معاف کرانے کے لئے کلکٹر آف کسٹم کو درخواست دینی ہوگی اور کلکٹر آف کسٹم کو مندرجہ ذیل وجوہ کے بارے میں تسلی ہو جانے کی صورت میں اس کمی کو معاف کیا جاسکتا ہے۔

(۱) پاکستان واپسی کی وجہ ناگزیر اسباب پر مبنی ہوں مثلاً استحقاق رخصت، ملازمت کے شرائط کی وجہ سے کسی طرف سے فوری طلبی یا تقرری تحت یا خاندان کے کسی فرد کی موت واقع ہو جانے کی صورت میں پیش آئی ہو۔

(۲) سیاسی اور قدرتی آفات کے دوران ضبط کئے گئے کوئی سامان درآمد کئے گئے ہوں۔

(۳) اگر کسی شخص کا قیام بیرون ملک دو سال سے کم ہے تو اس کمی کو معاف کرنے کا مجاز مخصوص حالات میں صرف سینٹرل بورڈ آف ریونیو سے اجازت حاصل ہونے پر مستقل سکونت رولز کے تحت سامان لایا جاسکتا ہے۔

اگر کوئی شخص حکومت پاکستان یا پی آئی اے میں ملازم ہے اور اس کا قیام بیرون ملک تین سال سے کم مدت کا ہے تو مراعات حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ متعلقہ وزارت یا محکمہ سے اس امر کا سرٹیفکیٹ حاصل کرے جائیں کہ ملازمت کا تقرر ابتدائی طور پر تین سال کے لئے تھا لیکن ملازمت کے ضروری تقاضوں کے پیش نظر مدت سے پہلے ہی واپس طلب کیا گیا ہے اور مذکورہ ملازم کو بیرون ملک مستقل رہائش رکھنے کی سہولت تمام حاصل تھی۔ غیر سرکاری اداروں کے ملازمین کو بھی اسی بات کا ثبوت فراہم کرنا ہوگا۔

سیاحوں کے لئے مراعات

(جبکہ قیام کا عرصہ بیرون ملک چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو)

جن سیاحوں کا پاکستان میں قیام ۲۴ گھنٹے سے زیادہ اور چھ ماہ سے کم ہو وہ مندرجہ ذیل اشیاء اپنے ذاتی استعمال کے لئے ٹیکس کی ادائیگی کے بغیر لاسکتے ہیں جو کہ آئٹم ۳ وہ پیرا گراف ۱۳ ... صرف پچھلے ۳۰ دن اور اس کے علاوہ۔

(۱) ... روپے مالیت تک کے تحفے صرف
(۲) ایک عدد ہاٹ پلیٹ
(۳) ایک سینڈوچ میکر
(۴) ایک پورٹیبل ٹائپ رائٹر
(۵) ایک عدد پورٹیبل ٹیپ ریکارڈر
(۶) ایک عدد پورٹیبل ریڈیو ...
(۷) ایک عدد معیاری ... جو ... ہو۔

(۸) ... روپے مالیت کے تحفے اور ضروریات ...
(۹) کھیل کود کا سامان جیسے شکار کھیلنے کی بندوق (مناسب تعداد میں کارتوس شامل ہیں)
(۱۰) پرفیوم، شیمپو، سگریٹ اور تمباکو کی مقدار جو ذاتی استعمال کے لئے ہو۔

نوٹ: .... شراب کی مقدار ... نہیں ہے۔

پی آئی اے عملہ کے لئے ٹیکس مراعات

اگر پی آئی اے عملہ کا بیرون ملک ... قیام رہا ہو تو ...

قیام ہو اور ایسی صورت میں پائلٹ، فلائٹ انجینئر وغیرہ کے لئے ۳۰۰ روپے مالیت کا سامان اور کیبن عملہ کو ۱۵۰ روپے مالیت کا سامان بغیر ٹیکس کے لانے کی اجازت ہے لیکن شراب، عطریات اور گھڑیاں لانے پر ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ یہ مراعات ذاتی استعمال کے کپڑے اور دیگر اشیاء برائے ذاتی استعمال ہوں اس کے علاوہ ہیں۔

تحفے کے پارسل

بیرون ملک مقیم پاکستانی افراد اپنے اہل خاندان کو تحفے کے پارسل ارسال کر سکتے ہیں۔ ۲۵۰ روپے کی مالیت تک ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گے اور اس سے زائد مالیت کے پارسل پر ۱۲۵ فیصد کی مساوی شرح سے ڈیوٹی وصول کی جائے گی ان پارسلوں کی سالانہ تعداد کی کوئی حد نہیں ... روپے ہے اور دیگر اشیاء کے لئے ... روپے ہے لیکن ان اشیاء میں غیر ملکی کرنسی، طلائی زیورات، گھڑیاں، لگژری کے تحفے شامل نہیں ہیں۔ کیمرے، ریڈیو، اسلحہ اور شراب شامل نہیں ہیں یہ پارسل بیرون ملک مقیم پاکستانی افراد بغیر امپورٹ پرمٹ کے بھیج سکتے ہیں۔

گفٹ اسکیم

جن پاکستانیوں کا بیرون ملک قیام دو سال یا اس سے زائد مدت رہا ہو وہ اپنے والدین، شوہر، بیوی اور بالغ بچوں کو مندرجہ ذیل اشیاء اپنی بیرون ملک کمائی سے تحفے کے طور پر بھیج سکتے ہیں لیکن ان کے لئے حسب معمول کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کی ادائیگی لازمی ہوگی اور امپورٹ پرمٹ بھی لازمی طور پر حاصل کرنا ہوگا۔

(۱) ڈیوٹی سیٹ (۲) گھریلو ایئر کنڈیشنر
(۳) ایک ٹن تک کا ریفریجریٹر (۴) گھریلو سلائی مشین
(۵) ایک ٹن تک کا ڈیپ فریزر (۶) ویکیوم کلینر، ویلڈنگ پلانٹ
ٹیپ ریکارڈر، کیسٹ پلیئر، ریکارڈ پلیئر، ٹی وی اور کے علاوہ۔
موٹر سائیکل، ... مزدا، ... ، ٹویوٹا، سوزوکی جاپانی
(۷) موٹر سائیکل، ... اسکوٹر، تین پہیوں والے رکشا۔

وہ افراد جو تحفہ بھیجنے یا تحفہ حاصل کرنے کے مجاز نہیں ہیں

(۱) وہ افسران جو رخصت پر ہیں یا کسی دیگر ملک میں تقرری کے سلسلے میں پاکستان سے گزر رہے ہوں۔
(۲) وہ طلبا جو بیرون ملک میں پاکستان سے زرمبادلہ کی شکل میں رقم وصول کرتے ہیں لیکن وہ طلبا جنہوں نے پاکستان سے اپنی روانگی سے دو سال پہلے سے زرمبادلہ کی رقم وصول نہیں کی ہے ایسے طلبا تحفے کے طور پر اشیاء ارسال کر سکتے ہیں۔
(۳) بیرون ملک سکونت پذیر پاکستانی خاندانوں کے وہ افراد جو کمائی نہیں کرتے۔
(۴) پاکستان میں وہ افراد جو گزشتہ دو سال کے دوران اپنے خاندان کے کسی بھی فرد کی طرف سے جو کہ بیرون ملک مقیم ہو گفٹ اسکیم کے تحت اشیاء وصول کر چکے ہوں تو وہ دوبارہ تحفہ وصول کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

گفٹ اسکیم کے تحت امپورٹ پرمٹ کے لئے ضروری دستاویزات

(۱) زرمبادلہ کی کمائی کا سرٹیفکیٹ اور ... بیرون ملک پاکستانی سفارتخانے سے تصدیق شدہ ہونا ضروری ہے۔
(۲) خریداری کی رسید، شپنگ بل آف لیڈنگ وغیرہ گفٹ اسکیم کے تحت ہر قسم کار کی ... رجسٹریشن کی عام ٹیکس کی شرح

نئی یا دو سال تک کی پرانی گاڑیاں

نام گاڑی	ماڈل	سلنڈر ڈیوٹی	سیلز ٹیکس
پک اپ وغیرہ ...	...	...	...
ڈائنس		٭	٭
ٹویوٹا ہائی ایس		٭	
پک اپ	سنگل کیبن	۹۰٪	۳۰٪
وین	...	۹۰٪	۳۰٪
جیپ	...	۴۰٪	...
...	...	۳۰٪	٭
...	...	۳۰٪	٭
...	...	۳۰٪	٭
...	...	۳۰٪	٭

ٹرک ماں ... ۳۰٪
ٹرک ... ۳۰٪
ٹرک ... ۳۰٪
ٹریکٹر ... ۳۰٪

نوٹ:- امپورٹ پرمٹ حاصل کرنے کے لئے کسٹم کی رسید یا شپنگ کے کاغذات ہونا ضروری ہیں۔ گھریلو اور ... ۳۰٪ ڈیوٹی ... ان اشیاء کو حاصل کردہ غیر ملکی زرمبادلہ کے ذریعے امپورٹ کرنے کی اجازت منسٹری آف انڈسٹری اسلام آباد، ... سے حاصل کرنا ضروری ہوگی۔

نوٹ:- مذکورہ بالا اشیاء درآمد کرنے کے لئے مزید تفصیلات پاکستانی سفارتخانوں سے حاصل کی جاسکتی ہیں یا متعلقہ دفتر ... اسلام آباد ... سے معلومات فراہم کی جاسکتی ہیں۔

گفٹ اسکیم کے تحت کار کی درآمد

اگر کوئی پاکستانی جس کا قیام بیرون ملک دو سال یا اس سے زائد ہو وہ اپنے والدین، شوہر، بیوی یا بالغ بچے کو تحفے کے طور پر بھیج سکتا ہے اس کے لئے کاغذات سفارتخانہ پاکستان سے اور متعلقہ کاغذات کی تصدیق کرانا ہوگا اور امپورٹ پرمٹ حاصل کرنا ہوگا اس اسکیم کے تحت صرف نئی کار بھیجی جاسکتی ہے پرانی اور ری کنڈیشنڈ کار بھیجنے کی اجازت نہیں ہے۔ یاد رہے کہ گفٹ انڈر شپنگ پاکستانی سفارتخانہ کی توثیق شدہ حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ دستاویزات امپورٹ پرمٹ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ گفٹ اسکیم کے تحت کار کی ترسیل گفٹ انڈر شپنگ کی تاریخ اس کی توثیق سے چھ ماہ کے اندر اندر عمل میں آجانی چاہیے۔

بیگیج اسکیم کے تحت کار کی درآمد

جن پاکستانیوں کا بیرون ملک قیام چھ ماہ سے زائد رہا ہو وہ اپنے ذاتی استعمال کے لئے اپنی زرمبادلہ کی آمدنی سے ایک کار درآمد کر سکتے ہیں کار سے مراد موٹر کار اسٹیشن ویگن، وین، ڈیلیوری وین، پک اپ، جیپ اور لینڈ روور شامل ہیں کار درآمد کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ بیرون ملک قیام کے دوران خریدی گئی ہو اور پوری قیمت ادا کر دی گئی ہو لیکن چونکہ ناگزیر وجوہات کی بنا پر جن افراد کی واپسی پاکستان ہو جاتی ہے وہ ... کے اندر کی جاسکتی ہے جس کے لئے ... اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے ... سرٹیفکیٹ حاصل کیا جائے ... گزر جانے کے بعد درآمدگی کی اجازت نہیں ہوگی۔

شوہر اور بیوی دونوں کی طرف سے کار کی درآمد

اگر بیرون ملک میاں بیوی علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہیں اور دونوں کی الگ الگ بچت اتنی ہے کہ کار کی قیمت ادا کی جاسکے اور پاکستان میں دونوں اپنے پیشوں میں انفرادی طور پر شمار ہوں گے تو ایسی صورت میں دونوں علیحدہ علیحدہ کار درآمد کر سکتے ہیں اس کے لئے انہیں دستاویزی ثبوت پیش کرنا ہوگا۔

شوہر اور بیوی کی کمائی یکجا کر کے کار درآمد کی جاسکتی ہے

اگر شوہر اور بیوی بیرون ملک یکجا رہتے ہیں تو ان کی الگ الگ کمائی کو یکجا کر کے ایک کار درآمد کی جاسکتی ہے جس کی قیمت کا تعین کرنے کے لئے ان کی آمدنیوں کا علیحدہ علیحدہ رقم شمار کی جائے گی جس کی وضاحت ... آمدنی کو یکجا کرنے کی صورت میں ایسے شوہر اور بیوی کو حاصل نہیں ہوگی جو اپنے ذاتی استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ کاریں درآمد کرنا چاہتے ہوں۔

مندرجہ ذیل افراد کار درآمد کرنے کے مجاز نہیں ہیں

(۱) وہ افراد جنہوں نے پچھلے دو سال کے دوران کار درآمد کی ہو یا تحفتاً دی ہو۔
(۲) وہ افراد جن کے شوہر یا بیوی نے پچھلے دو سال کے دوران کار درآمد کی ہو۔
(۳) وہ افراد جنہوں نے پچھلے دو سال کے درمیان کار بطور تحفہ وصول کی ہو۔
(۴) وہ افسران جو رخصت پر ہوں یا دیگر ممالک میں تقرری کے سلسلے میں پاکستان سے گزر رہے ہوں۔
(۵) وہ پاکستانی طلبا جو زرمبادلہ کی شکل میں پاکستان سے رقم وصول کرتے ہیں لیکن وہ طلبا جنہوں نے گزشتہ دو سال کے دوران ملک سے کوئی رقم وصول نہ کی ہو ایسے طلبا کار درآمد کر سکتے ہیں بشرطیکہ ان کی ذاتی آمدنی کے تحت کار کی درآمد پاکستان میں اہل خاندان کو بطور تحفہ کار بھیجنے کے سوا بلا معاوضہ گفٹ کر سکیں پر لاگو نہ ہوں۔

پاکستانی شوہر کی غیر ملکی بیوی کو رعایت

پاکستانی شوہر کی اگر کوئی غیر ملکی بیوی ہو تو بیوی کو بیگیج قانون کے تحت کار درآمد کرنے کی اجازت نہ ہوگی لیکن بیوی کو پاکستانی شہریت حاصل کرنے کے بعد کار درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔

نئی کار کے لئے ضروری دستاویزات

(۱) فارم ... کسٹم کا جاری کردہ اصل اور فوٹو کاپی
(۲) پاسپورٹ
(۳) زرمبادلہ کی کمائی کا سفارتخانہ پاکستان سے تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ و قیام دو سال کی مدت تک۔
(۴) اصل انوائس، خریداری کی رسید، فوٹو کاپیاں
(۵) اصل بل آف لیڈنگ کرایہ کا خرچہ اور کار کی جہاز سے روانگی کے کاغذات نیز مذکورہ شخص کے پاکستان پہنچنے کے ... ماہ کے اندر اندر کار کی روانگی ہونا شرط ہے۔

پرانی کار کے لئے کاغذات و ہدایات

پرانی کار کے لئے بھی وہی کاغذات درکار ہوں گے جیسا کہ نئی کار کے حصول کے لئے درکار ہیں البتہ بل آف لیڈنگ کی ضرورت نہ ہوگی جب کہ کار بذریعہ روڈ، روڈ ... لائی جائے گی ہو کار کی رجسٹریشن کی کتاب درآمد کنندہ کے نام ہونی چاہیے اور پاکستان میں داخلہ کے وقت کسٹم حکام کی رپورٹ حاصل کرنی ضروری ہے۔ واضح رہے کہ پرانی کار صرف ذاتی بیگیج اسکیم کے تحت لائی جاسکتی ہے اور تحفے کے طور پر نہیں بھیجی جاسکتی۔

پاکستانی افراد کی درآمد کردہ کار قابل فروخت ہے

وہ پاکستانی جو ذاتی سامان کے تحت یا گفٹ اسکیم کے تحت پاکستان میں کار درآمد کرتے ہیں وہ ان کو بغیر کسی پابندی کے اس کو فروخت یا ٹرانسفر کر سکتے ہیں اور وقت کے تعین کی کوئی پابندی یا کوئی شرط عائد نہیں ہے۔ ۱، ۲، ۳ — آر، ڈی، پی

آر، ڈی، پی سے مراد امپورٹ ٹریڈ پرائس لیٹر درآمدی تجارتی قیمت ہے ہر ماڈل کے کار کی درآمدی تجارتی قیمت مختلف ہوتی ہے اور کسٹم ڈیوٹی کا تعین کرنے کے لئے درآمدی تجارتی قیمت خریداری درآمدی تجارتی قیمت سے کم ہوتی ہے مثلاً ایک خریدار کو ایک کار ... پونڈ پر خریدتا ہے تو کسٹم کی درآمدی تجارتی قیمت ... پونڈ لگایا جاتا ہے۔

کار کے لئے ڈیوٹی ٹیکس اور سیلز ٹیکس کی شرح

(کار انجن کی صلاحیت پر لگتی ہے)

انجن کی صلاحیت	ڈیوٹی	سیلز ٹیکس	کل ٹیکس
... سی سی تک	۶۵٪	۳۰٪	۱۲۶٪
... سی سی تک	۱۱۵٪	۳۰٪	۱۸۰٪
۱۳۰۰ سی سی تک	۱۶۵٪	۳۰٪	۲۵۰٪
۱۳۰۰ سی سی سے زائد	۲۵۰٪	۳۰٪	۳۸۵٪

۱۸۰۰ سی سی تک کی گاڑی کے قابل سامان کے متعلق ہدایت

۱۳۰۰ سی سی تک کی کار میں اگر عام ضرورت کے علاوہ دیگر سامان لگا ہو گا تو اس قابل سامان کو یا تو کسٹم کے حوالے کرنا ہو گا یا اس پر مزید ڈیوٹی ٹیکس اور سیلز ٹیکس لگایا جائے گا۔

ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کی شرح (موٹر گاڑیوں کیلئے)

قسم گاڑی	ڈیوٹی	سیلز ٹیکس
جیپ	۱۰٪	٭
ڈیلیوری وین	۱۰٪	۳۰٪
ٹرک	۱۰٪	۳۰٪

کسٹم کی شرح تشخیص برائے سیکنڈ ہینڈ کار

نئی یا پرانی کار درآمد کرنے کے ٹیکس کی تشخیص درآمدی تجارتی قیمت کی بنیاد پر کی جاتی درآمدی تجارتی قیمت کی معلومات کسی بھی کار ڈیلر کے کارخانے سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

نئی اور پرانی کار پر ٹیکس کی شرح یکساں ہے بیرون ملک میں استعمال شدہ کار پر کار کے استعمال ہونے پر ٹیکس گھسائی کی رعایت کی مدت کار کی رجسٹریشن کی تاریخ سے لے کر جہاز پر پاکستان روانگی کی تاریخ شمار کی جائے گی لیکن اگر کوئی کار بذریعہ سڑک چلا کر لائی جائے تو پاکستان کی حدود میں داخل ہونے تک کا وقت شمار کیا جائے گا گھسائی (ڈپریسی ایشن) کی رعایت اصل ایف او بی قیمت پر دی جائے گی کسٹم ڈیوٹی کی شرح اور موٹر کار کی قیمت کا تعین اس وقت کیا جائے گا جب کہ بل آف انٹری کے کاغذات کسٹم آفس میں داخل کئے جائیں گے۔

نقصان زدہ کار پر ٹیکس میں رعایت

اگر کسی شخص کی کار پاکستان میں نقصان زدہ حالت میں پہنچتی ہے تو ایسی حالت میں کسٹم ایکٹ سیکشن ... کے تحت نقصان زدہ کار کا معائنہ کرا کر ٹیکس میں تخفیف کرائی جاسکتی ہے یا گھسائی کی رعایت درج بالا کے تحت حاصل کی جاسکتی ہے نقصان زدہ کار کے ٹیکس کی تخفیف کا حساب انشورنس کمپنی کی سروے رپورٹ کی بنیاد پر تعین کیا جائے گا ٹیکس کی تخفیف کی رعایت زیادہ سے زیادہ ایف او بی قیمت کے نصف حد تک ہوگی۔

پرانی گاڑیوں پر ٹیکس میں رعایت

پرانی استعمال شدہ موٹر کار اور ٹرک پر ٹیکس کی رعایت حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہو گا کہ غیر ملک میں جو ملکی ہو ان گاڑی کی رجسٹریشن بک موجود ہو۔

استعمال شدہ کار پر ٹیکس کی شرح

استعمال شدہ کار پر پہلے تین ماہ کی مدت پر ۵ فیصد ماہانہ کے حساب سے رعایت ہوگی اور تین ماہ کی مدت کے بعد ۲ فیصد ماہانہ کی رعایت ہوگی جس کی آخری حد ۵۰ فیصد ہوگی ۱۵ دن یا اس سے زائد دنوں کا شمار مکمل ایک ماہ شمار کیا جائے گا لیکن اگر ۱۵ دن سے کم مدت ہوگی تو اس کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔

استعمال شدہ کار پر رعایت اسی صورت میں ہوگی جب کہ کار غیر ملک میں باقاعدہ رجسٹرڈ ہو اور اس کے ساتھ انشورنس کمپنی کے دیگر کاغذات منسلک ہوں جن کو متعلقہ اسسٹنٹ کلکٹر تسلیم کر سکیں۔

واضح رہے کہ استعمال شدہ کار کے جہاز کا کرایہ اور انشورنس کی رقم پر کوئی چھوٹ رعایت حاصل نہیں ہوگی نئی کار کی درآمدی تجارتی قیمت پر جہاز کا بھی کرایہ عام طور پر لگتا ہے وہ بھی کرایہ پرانی کار پر بھی شمار کیا جائے گا چاہے کار کسی بھی بندرگاہ سے روانہ کی گئی ہو یا دیگر ملک سے بذریعہ سڑک چلا کر لائی گئی ہو۔

معذور افراد کے لئے کار پر ٹیکس میں رعایت

معذور افراد کی کار ... سی سی تک پر کوئی ٹیکس اور سیلز ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا اگرچہ اس میں خصوصی پرزہ جات بھی معذوری کی ضرورت کے پیش نظر لگے ہوئے ہیں یہ سہولت معذور افراد کے ذاتی استعمال کے لئے ہوگی اور ان کو معذوری کا میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی پیش کرنا ہوگا۔

Newsmagazine of the Islamic movement

Crescent

INTERNATIONAL

From Marrakesh to Indonesia, Muslims have been parcelled out into nation-States; for many Muslims, the cages of nationalism have become more sacrosanct than their commitment to Islam.

The *Crescent International* has set out to serve the global Islamic movement.

Some of the topics covered in December 16-31 issue:

Pakistan: fitting democracy in Islam •Out of the ashes and the ruins emerge the true *mujahideen* in **Afghanistan** •We killed **Sadat** for the sake of Allah, say the 24 men on trial •**Imam** says **'Fahd Plan'** would lead to the loss of **Makkah** and **Medina** •**Begin** remains committed to a 'biblical' **Israel** including the **West Bank** •**Bangladesh** elections a contest between two dead Presidents.

To subscribe, write to:
Crescent International

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ontario, Canada M2H 2P6
Phone: (416) 424-1989 or 493-4374 Telex: 06-986766 Tor, Crescent

RATES: $17.00 for one year $30 for two years

Please enter my subscription for the *Crescent International* for one/two year(s).

Name: ....

Address: ....

....

....

....

Date: .... Phone: ....

پاکستان کے معاملے میں بھارت نیک نیت نہیں

کالعدم جماعت اسلامی کی شوریٰ کے اجلاس میں ملک کی عام صورت حال پر تفصیلی غور

ہم ہر آڑے وقت میں ترکی کا ساتھ دیں گے

قبرص کے مسئلہ کے حل کے لئے ترکی کی کوششوں کی تعریف

جو پاکستانی وہاں جانا چاہے گا اسے آزادی ہوگی تمام واجبات ٹرمینل ویزے کی صورت میں ادا کئے جائیں گے

برطانیہ اور پاکستان کے درمیان ٹیلی فون کا ڈائرکٹ ڈائلنگ نظام شروع ہوگیا

حکومت ایران سے چھ حامیوں کو زندہ جلا دیا

پی آئی اے کے تین ملازموں کو ۱۴ سال قید سخت

ایک تاجر کے دس لاکھ روپے چوری کر لئے تھے

A Zabiha meat shop in Toronto

تازہ حلال گوشت ۔ تازہ حلال مرغیاں

ہر قسم کی اعلیٰ گروسری ۔ تازہ سبزیاں

SPICE TOWN

2210 DUNDAS STREET WEST

(Near Jami Mosque)

PHONE: (416) 532-8267

(Free Delivery)

بیکدوان کیمپ میں خفیہ دفاعی معلومات حاصل کرنے کی کوشش اور پاکستان کی سلامتی کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث

بھارت سے بھی پاکستانی سفارتخانے کے تین ملازموں کو نکال دیا گیا

پاکستانی سفارتخانے کے ایک ملازم کی بھارتی پولیس کے ہاتھوں پٹائی پر حکومت پاکستان کا احتجاج

اسلام آباد (رائٹر) ——— حکومت پاکستان ...

عالم اسلام میں کوئی ملک ایسا نہیں جہاں اخبارات کو آزادی حاصل ہو

صدر سادات کو امریکہ اور اسرائیل نے مل کر قتل کرایا ہے

یو کے اسلامک مشن کے اجتماع سے الطاف حسن قریشی کا خطاب

اردو ڈائجسٹ کے ایڈیٹر مسٹر الطاف حسن قریشی (دائیں سے دوسرے) لندن میں یو کے اسلامک مشن کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں۔ ——— (جنگ فوٹو)

... خیال میں صدر سادات کی افادیت ختم ہو چکی تھی، اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے بعد حسنی مبارک اور ابو غزالہ زیادہ مفید ثابت ہوں گے۔

... کی چھلی میں لاقوامی کانفرنس کا ذکر کیا جو گذشتہ سال ... میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔ ... الطاف حسن قریشی نے کہا ... اس کانفرنس سے بڑی توقعات تھیں لیکن افسوس کہ اس کانفرنس کے انعقاد ...

قابل اعتراض مواد

میر پور میں احتجاجی جلوس و جلسہ، متعدد رہنما گرفتار

تھانوں کو سب جیل کا درجہ دیدیا گیا، نظربندوں پر پولیس تشدد کا الزام

آپ سوچ رہے ہوں گے خبر سنسر اٹھانے یا مجلس شوریٰ بنانے کے بارے میں ہوگی!

میں بھی ۱۳ روز سے سوچ سوچ کر پریشان ہوں کہ کیا بات ہو سکتی ہے

لاہور ——— (پی پی آئی) کوئی اچھی خبر نہیں ہوگی ...

جلد ہی اچھی خبر سناؤں گا ...

... پنجاب میں ایک نئے ڈویژن اور دو نئے ضلعوں کی تشکیل کا اعلان کیا۔

... پولیس نے ... ضابطے کے مطابق جو شیڈ ... کی جا رہی ہے۔

بنگلہ دیش کے آٹھویں صدر نے حلف اٹھا لیا

ڈھاکہ (رائٹر) بنگلہ دیش کے قائم مقام صدر عبدالستار نے ملک کے آٹھویں صدر کی حیثیت سے آج حلف وفاداری اٹھایا۔ انہیں گزشتہ ماہ کے انتخابات میں زبردست کامیابی ہوئی تھی۔ اپوزیشن عوامی لیگ نے انتخابات میں دھاندلی کا الزام لگایا ہے جس کی بنا پر عوامی لیگ نے حلف اٹھانے کی تقریب کا بائیکاٹ کیا۔ عوامی لیگ کے کسی رکن پارلیمنٹ نے تقریب میں شرکت نہیں کی۔ عوامی لیگ کے امیدوار ڈاکٹر کمال حسین نے انتخابات کو ایک دھوکہ اور فراڈ قرار دیا ہے۔ ملک کے سابق صدر جنرل ضیاء الرحمٰن کو مئی میں چاٹگام میں قتل کر دیا گیا تھا۔

شیر باز مزاری اور عابد زبیری ...

... (کراچی)

... سردار شیر باز مزاری اور ... کے سیکرٹری اطلاعات مسٹر عابد زبیری ...

... نمائندہ ہوں گے

... (گروپ فوٹو)

Please Visit For

Halal Meat & Spices

حلال گوشت اور مرغیاں

نہایت سستے داموں پر مہیا کی جاتی ہیں

ٹورانٹو میں حلال گوشت کی

پہلی دکان

AFRO · ASIAN

918 PAPE AVENUE
TORONTO

ہندوستانی اور پاکستانی فلموں کی ویڈیو ٹیپس اور مشینیں

کرایہ پر دستیاب ہیں۔ آج ہی فون کیجئے

PHONE: 463-1287

پندرہ روزہ
الہلال
ٹورانٹو لمیٹڈ

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
سن لو! جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے (القرآن)

بین الاقوامی مداخلت

امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر میرز پیلے نے پاکستان کی دفاعی ضرورتوں کے بارے میں گزشتہ روز تفصیلی اظہار خیال کیا ہے۔ انہوں نے بہت سی باتیں وہ کہی ہیں جو بہرحال پاکستان کی طرف سے سرکاری اور قومی سطح پر کہی جا رہی ہیں۔ انہوں نے امریکی نقطۂ نظر سے ان کی توثیق کی ہے مثلاً انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان اگلے محاذ کی ریاست بن گیا ہے اور روسی عزائم اور خلیج کے درمیان اس کی حیثیت دیوار کی سی ہو گئی ہے۔ چنانچہ اپنی سلامتی کے بارے میں پاکستان کے خدشات خیالی نہیں ہیں۔ اس حد تک ان کا اظہار خیال ہمارے خیال میں درست ہے کہ یہی باتیں پوری دنیا کے روبرو ہماری طرف سے بھی کہی جا رہی ہیں۔ اور یہ باتیں گویا معروضی بین الاقوامی صورت حال کا حصہ ہیں چنانچہ ان کے بارے میں امریکی یا کسی کو بھی کہنے کا حق ہے۔ مسٹر پیلے نے یہ بھی کہا کہ یہ بات امریکہ کے اپنے مفاد میں ہے کہ پاکستان کی آزادی اور علاقائی سالمیت برقرار رہے اور وہ مضبوط و مستحکم ہو یہ قاعدتاً امریکی نقطۂ نظر ہے۔ ہر ملک دوسرے ممالک سے اپنے دو طرفہ تعلقات کے ضمن میں ایک مخصوص زاویۂ نظر اور نقطۂ نظر رکھتا ہے جس کے اظہار کا اسے حق ہے۔

لیکن مسٹر پیلے نے پاک امریکی کونسل کی پہلی سالگرہ کی تقریب میں اپنی تقریر میں کچھ باتیں ایسی کہی ہیں جو انہیں امریکی نائب وزیر خارجہ کی حیثیت سے نہیں کہنی چاہئیں تھیں۔ یہ وہ باتیں ہیں کہ جو درست ہوتے ہوئے بھی ہم کسی امریکی وزیر سے نہیں سننا چاہتے کہ یہ ہماری داخلی سیاست کے معاملات ہیں جن پر اظہار خیال کے بہانے ہم امریکی حکومت کے کسی عہدیدار کو اپنی اندرونی اور قومی سیاست میں دخیل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ مثلاً مسٹر پیلے کا یہ اظہار خیال کہ "پاکستان کی معیشت کو صرف بھٹو نے نقصان پہنچایا اور بھٹو کے ۶ سالہ دور میں تجارتی خسارہ اپنی انتہا کو پہنچا۔ اور ملکی شرح ترقی منفی ہو کر رہ گئی" بھٹو کے بدترین مخالف ہوتے ہوئے بھی ہمیں اچھا نہیں معلوم ہوا۔ بھٹو کیا تھے اور انہوں نے کیا کیا؟ یہ ہمارا داخلی معاملہ ہے۔ ان کے اعمال اور کارگزاریوں کا جائزہ اور احتساب ہمارا داخلی اور قومی مسئلہ ہے۔ اور اپنی قومی اور داخلی صورت حال کے ایک کردار کو ایک امریکی عہدیدار کا موضوع سخن بنانا گویا پاکستان کی داخلی صورت حال اور سیاست پر تبصرہ اور اس میں مداخلت ہے جسے ہم پسندیدہ نہیں سمجھتے۔ یہ امریکیوں کی خاص ادا ہے کہ وہ چھوٹے اور ترقی پذیر ممالک کی متنازعہ سیاسی شخصیات اور معاملات کے بارے میں ایسا موقف اختیار کر کے اور اس کا برملا اظہار کر کے کہ جو عام جذباتی فضا میں وہاں قابل قبول ہو اس ملک کی داخلی سیاست میں اپنی مداخلت کی گنجائش پیدا کرتے ہیں، داخلی تنازعات کو ہوا دیتے ہیں۔ اشتعال اور اختلاف کو بڑھاتے ہیں اور چھوٹی اقوام کے اتحاد کو پارہ پارہ کر کے ان کے سیاسی استحکام کو گزند پہنچاتے ہیں اور یوں انہیں مفلوج کر کے اپنا دست نگر اور محتاج بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسے ملکوں میں اپنے پٹھو بھی تلاش کرتے ہیں۔ ایشیا و افریقہ میں امریکہ اپنی انہی حرکتوں کی وجہ سے بدنام ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ مسٹر پیلے کا یہ اظہار خیال ایسی ہی ناپسندیدہ حرکات کے زمرے میں آتا ہے۔

بھٹو بھلے تھے یا برے ہماری قومی تاریخ کا ایک کردار ہیں پاکستان کی سیاست میں ان کا عملی رول ختم ہو، مگر ان کے کردار کا تجزیہ ابھی برسوں ہوتا رہے گا۔ اور یہ تجزیہ ہمارا اپنا قومی فکری عمل ہے۔ بین الاقوامی سطح پر اخبارات و رسائل، مورخین، سیاستدان، مبصرین اور علمی انداز میں تحقیقی کام کرنے والے افراد اور ادارے کسی بھی سربراہ کے عہد حکومت کا جائزہ لینے اور اس کی پالیسیوں کے اثرات و نتائج کا تجزیہ کرنے کا حق رکھتے ہیں لیکن کسی حکومت کے سربراہ اور برسر عہدہ وزراء کو جو سرکاری ترجمان کی حیثیت رکھتے ہیں، یہ حق نہیں دیا جا سکتا۔ یہ صریح بیرونی مداخلت ہے ہم اسی اصول کی بنا پر بھٹو کے معاملے میں بھی امریکی وزیر کی مداخلت پسند نہیں کرتے ہمیں نہ کسی امریکی وزیر کی رائے چاہیے اور نہ کسی سرکاری امریکی کا فیصلہ اور تبصرہ جو ہمارے لیے قابل قبول اور پسندیدہ ہو سکتا ہے۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ امریکی حکومت کے ذمہ دار افراد آئندہ اس ضمن میں ذمہ دارانہ رویہ اختیار کریں گے۔

کرکٹ پر تین حرف بھیجو!

پاکستان کی کرکٹ ٹیم نے ٹیسٹ کرکٹ میں پاکستان کے سب سے کم اسکور کا نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔ اس سے پہلے پاکستان کا سب سے کم اسکور ۸۷ رنز تھا جو اس نے ۱۹۵۲ء میں لارڈز کے گراؤنڈ میں انگلستان کے خلاف بنایا تھا۔ گزشتہ روز پرتھ میں پاکستانی کرکٹ ٹیم ۶۲ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ بھلا یا برا۔ بہرحال یہ بھی پاکستان کی کرکٹ ٹیم کی تاریخ کا ایک نیا ریکارڈ ہے۔ مگر اس ریکارڈ کے قائم ہونے پر کرکٹ کے شائقین بہت بدمزہ نظر آتے ہیں۔ بڑی جلی کٹی بھی اور سنائی جا رہی ہیں۔ بڑے تلخ تبصرے ہو رہے ہیں۔ کرکٹ کی دنیا کا بڑا بڑا جغادری اپنی چشم حیرت کو سکوڑ سکوڑ کر اور لہجے کو مروڑ مروڑ کر ناقابل یقین ہے جناب، شرمناک قسم کے اسمائے صفات اور کلمات حیرت کی تکرار کر رہا ہے۔

ایک پاکستانی کی حیثیت سے دل سے ہم اپنے اہل وطن کی اس بے توقیری پر ہم بھی متاسف ہیں، ملول ہیں اور شائقین کرکٹ کی بدمزگی پر ان سے دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی عرض کرتے ہیں کہ یار و کئی برس سے اس بدمزگی کا سلسلہ جاری ہے جب ہم کہتے رہے کہ بہت ہی جلا لیا اب اچھا موقع ہے فرزندان کرکٹ نے دیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ کاروگزگی کے اس اعلیٰ معیار پر کرکٹ کو نظارہ کرو اور کسی اور طرف توجہ کرو کہ کرکٹ کو زینت طاق نسیاں کرو۔ آقایان عہد غلامی کی اس یادگار کو ان ہی کو ہدیہ کر دو۔ بیٹ، وکٹیں اور گیندیں تحفتاً انگلستان بھیجو اور ان کرکٹ کے میدانوں میں

بہنے والی زبان، سننے والے کان اور دیکھنے والی آنکھ

پاکستان کے ایک موقر روزنامے نے حکومت کی سخت گیر سنسر پالیسی پر بطور احتجاج اداریہ کی جگہ یہ تصاویر چھاپی ہیں۔ "کچھ تو سمجھے خدا کرے کوئی"

امام ابن تیمیہؒ اور قازان

۶۹۹ ہجری میں تاتاری حکمران قازان ایران کی جانب سے ملکوں فتح کرتا ہوا دمشق کی جانب چلا آ رہا تھا۔ دمشق کے حکمران کو شکست ہو چکی تھی اور وہ مصر کی جانب فرار ہو چکا تھا۔

دمشق شہر کے عوام نے امام ابن تیمیہؒ کی قیادت میں ایک وفد بنایا اور تاتاری حکمران سے ملنے کو بھیجا کہ اس کو قائل کرے کہ دمشق میں داخل ہو کر شہر کو نہ روندے اور عوام کو خونریزی سے بچایا جا سکے۔

امام ابن تیمیہؒ نے ترجمان کی وساطت سے سلطان تاتار سے کہا۔

"اے قازان تیرا دعویٰ ہے کہ تو مسلمان ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ تیرے ساتھ قاضی بھی ہیں، شیخ بھی ہیں۔ امام بھی ہیں اور اذان دینے والے مؤذن بھی ہیں۔

تو نے آخر کس دلیل سے ہم پر لشکر کشی کی ہے اور ہمارے شہروں کو پامال کیا ہے۔ تیرے باپ دادا کافر تھے لیکن انہوں نے ہم سے عہد استوار کرنے کے بعد بلاد اسلام میں قدم نہیں رکھا۔ لیکن تو نے پیمان وفا باندھا اور پھر مسلمان ہو کر خون کا ..... تو نے جو ... کہا اس پر عمل نہیں کیا۔"

غرض ابن تیمیہؒ نے جس بات کو حق سمجھا قازان کو سنایا اور دونوں کے درمیان بڑا تیز و تند مباحثہ ہوا۔

گفتگو کے بعد قازان نے وفد کی دعوت کی۔ دسترخوان بچھایا گیا۔ وفد کے ارکان اور دوسرے لوگوں نے کھانا شروع کیا لیکن ابن تیمیہؒ ہاتھ روکے رہے۔

قازان نے پوچھا۔ آپ کیوں نہیں کھانا تناول فرماتے؟ ابن تیمیہؒ نے جواب دیا۔ "اے سلطان۔ میں تیرا کھانا کس طرح کھا سکتا ہوں جب یہ کھانا وہی تو ہے جو لوگوں کی بھیڑ بکریوں کو لوٹ کر تیار کیا گیا ہے اور لوگوں کے درختوں کو ناجائز کاٹ کاٹ کر پکایا گیا ہے۔"

قازان ابن تیمیہؒ کی باتوں کو سر جھکائے بغور سنتا رہا۔ پوچھنے لگا۔

"یہ کون بزرگ ہیں، میں نے آج تک اس جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور نہ کسی کی بات یوں میرے دل میں اثر انداز ہوئی ہے اور نہ کسی کو ایسا پایا جس نے اپنے آپ کو اتنا بے بس پایا ہے۔"

جب سلطان کو ابن تیمیہؒ کے حالات اور ان کے علم و فضل کا مرتبہ بتایا گیا تو قازان نے ان سے دعا کی درخواست کی۔

ابن تیمیہؒ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور کہا۔

"اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ قازان نے اس لیے تلوار برہنہ کر رکھی ہے کہ تیرا کلمہ بلند ہو اور دین پورے کا پورا تیرے لیے ہو جائے تو تو اس کی تائید و نصرت فرما اور ملکوں اور انسانوں کا اسے حاکم بنا اور اگر اس کی جنگ محض ریاکاری، شہرت طلبی اور دنیا پرستی کے لیے ہے اور اس غرض کے لیے ہے کہ اس کی بادشاہت کا سکہ رواں ہو اور اسلام اور مسلمانوں کو رسوا ہونا پڑے تو اس کو خوب پچھاڑ دے اور اس کا ستیاناس کر اور اس کی بیخ کنی کر ......"

امام ابن تیمیہؒ دعا کر رہے تھے اور قازان ہاتھ اٹھائے آمین آمین ...... کہہ رہا تھا۔

اب ہاکی سے بہتر قومی کھیل کھیلو اور اپنے قومی شناخت کی نئی پہچان پیدا کرو۔

آخر ہم نے عہد غلامی کی اس یادگار کو کیوں ایسا عزیز از جان بنا رکھا ہے۔ دو دو تین تین دن سے کیا مراد دو دو یا تین تین بلکہ تین تین اور پانچ پانچ دنوں کے پیچ ہوتے رہیں گھنٹوں کا کام کا وقت ضائع کرنا پڑ رہا ہے۔ لاکھوں افراد کو چلچلاتی دھوپ میں بٹھائے رکھنا اور لاکھوں افراد کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے کان اور آنکھیں لگا کر بٹھانا اور ناکارہ کر دینا ہم ایسے ترقی پذیر ملک کو زیب نہیں دیتا۔ چنانچہ یار دوستوں نے اچھا موقع فراہم کیا ہے۔ بڑی شجاعت فوری ہے ہیں کرکٹ پر تین حرف بھیج کر اسے بھول جاؤ اور کوئی دوسرا صحت مند کھیل اختیار کرو جس میں وقت بچے اور صلاحیتوں کی کفایت ہو سکے۔

روزنامہ جسارت کراچی

تازہ بہ تازہ ○ خوب ...

آئے بھی وہ گئے بھی وہ

فیض احمد فیض ـــــ جن کے بارے میں ہم نے یہ خبر دی تھی کہ وہ اکتوبر میں "خود اختیار کردہ" جلاوطنی کے بعد واپس پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ کراچی میں مختصر قیام کے بعد بیروت روانہ ہو گئے۔ اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ دوبارہ کب ادھر کا رخ کریں گے۔ ان کے اس تازہ سفر کا آغاز گو کیو میں ہونے والی ایک کانفرنس میں شرکت سے ہو رہا ہے۔ کراچی میں ان کے مختصر قیام اور بیروت کو یہاں سے عجلت واپسی کی اطلاع سے لوگ بڑی ہوشیاری کے ساتھ ... رہے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ انہیں ... دن ... ٹھہرنا تھا لیکن انہیں واپس جانے سے روک دیا گیا۔ چنانچہ بعض با اثر لوگوں کی مداخلت کے سبب ایک دن کی تاخیر سے انہیں واپسی کی اجازت دے دی گئی۔ جب کہ برعکس ... کا خیال ہے کہ فیض یہاں ایک دن کی تاخیر پر وہ خود اپنی مرضی سے رکے تھے۔

کوڈا کریکٹ

ایک معاصر روزنامہ میں معروف افسانہ نگار غلام عباس اور معروف نقاد ڈاکٹر جمیل جالبی کے انٹرویو شائع ہوئے ہیں۔ غلام صاحب نے اپنے انٹرویو میں بتایا ہے کہ "۱۹۵۰ء کے بعد پاکستان میں کیا دنیا بھر میں بڑا ادب تخلیق نہیں ہوا۔ خاص طور پر سرکاری ملازمت میں رہتے ہوئے جتنا کام میں نے اور ن۔ م راشد نے کیا ہے اور کسی نے نہیں کیا۔" عباس صاحب کی پہلی بات تو اس لحاظ سے ٹھیک ہے کہ چونکہ وہ اپنا مقبول اور مشہور افسانہ "آنندی" ۱۹۵۰ء سے پہلے تحریر کر چکے تھے اگرچہ یہ کہانی ۱۹۵۰ء کے بعد چھپی تو شاید انہیں دنیا میں اور پاکستان میں بڑا ادب نظر آیا ہو۔ رہی سرکاری ملازمت میں رہ کر بہت زیادہ کام کرنے کی بات تو غلام عباس صاحب کا یہ الزام ہے کہ موصوف نے اپنی طویل زندگی میں صرف ۵۰ کہانیاں لکھی ہیں۔ سرکاری ملازمت میں رہ کر اگر کسی شخصیت نے کام کیا ہے تو وہ عبدالعزیز خالد ہیں۔

ڈاکٹر جمیل جالبی نے اپنے انٹرویو میں کہا ہے کہ "گذشتہ ۳۰ برس میں کوئی عظیم تخلیق سامنے نہیں آئی ہے جو کچھ لکھا جا رہا ہے کوڑا کرکٹ ہے۔" حیرت ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ایسی غیر ذمہ دارانہ بات کیسے کہہ دی حالانکہ گزشتہ ۳۰ برس میں ... ان سے پہلے ان کا وجود ہی نہیں تھا ... شاعری ... یہ سب کوڑا کرکٹ ہے ... علاوہ ازیں ... بیلوہ ... جن تبصروں کی بنیاد پر ... کتابیں ...

... بشیر بدر

پھول سا کچھ کلام ، اور سہی
اک غزل اُس کے نام ، اور سہی
اُس کی زلفیں بہت گھنیری ہیں
ایک شب کا قیام ، اور سہی
زندگی کے اُداس قصے میں
ایک لڑکی کا نام ، اور سہی
کیوں بہیچ ، گنگناؤ غزل
قتل کی ایک شام ، اور سہی
کپکپاتی ہے رات سینے میں
زہر کا ایک جام ، اور سہی

پھر ڈاکٹر صاحب کے ... ہم عصروں کے دیباچے اور فلیپ موجود ہیں جن میں ان کتابوں کو شاہکار ادب میں اضافہ قرار دیا گیا ہے۔ اگر گزشتہ ۳۰ برس کا سارا ادب "کوڑا کرکٹ" ہے تو یہ سب کتابیں نیا ادب، شاعری اور نثر لکھنے والوں کی ایک اہم تعداد کو ڈاکٹر صاحب کس کھاتے میں ڈالیں گے؟

پس پردہ مصنف

گزشتہ دنوں کراچی میں "نقوش" کے مدیر محمد طفیل کی تعزیتی ... سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر ابو الخیر کشفی نے بظاہر ایک چھوٹی سی ... دراصل بہت بڑی بات کہی تھی کہ "نقوش" کے اصل مرتبین کے نام بھی سرورق پر شائع ہونے چاہئیں۔ ان کی یہ بات ادبی حلقوں میں گفتگو کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ ... اس ضمن میں عبداللہ قریشی، ... ڈاکٹر وحید قریشی وغیرہ کے نام "نقوش" کے خاص نمبروں کے اصل مرتبین کے طور پر بیان کیے جا رہے ہیں۔

تادم تحریر کی تقریب رونمائی

لاہور ... نومبر (پی پی آئی) کرنل صدیق سالک کی تازہ کتاب "تادم تحریر" کی آج شام تقریب رونمائی ہوئی جس میں ممتاز ادیبوں اور نقادوں نے کتاب کو بے حد سراہا۔ تقریب کی صدارت احمد ندیم قاسمی نے کی۔ "تادم تحریر" کے چٹکیلے اور شگفتہ مضامین کے بارے میں احمد ندیم قاسمی، ضمیر جعفری، خاطر ... ڈاکٹر وحید قریشی، ... اور سراج منیر نے اپنے تبصرے پڑھے۔

... و سال آشنائی

فیض احمد فیض کے سفر روس کی یادداشتوں پر مشتمل اردو تصنیف "... و سال آشنائی" تین سال قبل ماسکو سے شائع ہوئی تھی۔ اب کراچی سے بھی شائع ہو گئی ہے ... حریف ... نے ... شائع کیا ہے ... گو یہ تصنیف پاکستان میں ... ناپید ہی ہے جب کہ ہمارے ... عام طور پر دستیاب تھی۔ عجیب ...

مشفق خواجہ نے رائٹرز گلڈ کا ادبی انعام قبول کرنے سے انکار کر دیا

کراچی ... (پ ر) ممتاز محقق، ادیب اور شاعر جناب مشفق خواجہ نے پاکستان رائٹرز گلڈ کی جانب سے ۱۹۸۱ء کا آدم جی ادبی انعام قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ "مجھے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۸۱ء کی کتابوں کو رائٹرز گلڈ کا داؤد انعام دیا گیا ہے۔ ان میں میری کتاب "جائزہ مخطوطات اردو" بھی شامل ہے۔ رائٹرز گلڈ کے انعامات کے لئے مصنفین اپنی کتابیں خود پیش کرتے ہیں لیکن میں نے مذکورہ کتاب پیش نہیں کی بلکہ اپنی کوئی کتاب کبھی گلڈ کے انعام کے لئے پیش نہیں کی۔ عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ گلڈ کے انعامات کی تقسیم میں کتابوں کی ادبی قدر و قیمت کی بجائے غیر ادبی مصلحتوں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر سال کئی اہم علمی و ادبی کتابوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ان حالات میں میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ میں اس انعام کو قبول کروں۔ ایسے میں میری ذاتی رائے یہ ہے کہ گلڈ کو انفرادی انعامات دینے کے بجائے ادیبوں کے اجتماعی مفاد کے لئے کام کرنا چاہئے۔"

... شائع ہونے والی اردو مطبوعات عام طور پر پاکستان کے بعض مخصوص کتب فروشوں سے دستیاب ہو جاتی ہیں لیکن بعض لوگوں کے خیال کے مطابق یہ صاحب ماسکو سے پاکستان میں فروخت کے لیے نہیں بھیجی گئی۔ شاید اس کی تجارتی افادیت کو دیکھتے ہوئے کسی ناشر ادارے نے یہ بازار کو نو ... مقصد ہوگا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

تسکین مسافر

"تسکین مسافر نہ سفر میں نہ حضر میں! سفر خواہ کتنا ہی طویل اور دلچسپ کیوں نہ ہو حضر کی منزل خواہ کتنی دل آرام اور خوشی افزا کیوں نہ ہو مسافر ہمیشہ مضطرب رہتا ہے۔ آگے نکل جاتا ہے مسافر نے مقامات جتنے شوق سے دیکھا ہے اسی شوق سے ان دیکھے مقامات کے لئے خواب بھی دیکھتا ہے جہاں پہنچ کر آگے چلنے کا راستہ بند ہو جائے وہاں دل میں ایک کانٹا سا چبھ جاتا ہے جہاں پہنچ کر آگے کچھ سجھائی نہ دے وہاں اس کانٹے کی خلش تیز ہو جاتی ہے۔ بعض سفر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا حاصل بجز ایک خلش کچھ بھی نہیں ہوتا۔"

محمود ... کی تازہ کتاب "سفر نصیب" سے اقتباس

کریڈٹ اور آپ

حقائق مفت

ہر خریدار کو کریڈٹ پر خریداری کے بارے میں بنیادی معلومات سے باخبر ہونا چاہیئے۔ اس کا حصول۔ استعمال اور اچھا کریڈٹ ریکارڈ کیسے قائم رکھا جا سکتا ہے۔ آپ کو یہ بھی جاننا چاہیئے کہ کریڈٹ ملنے پر کیا کرنا چاہیئے اور اس بارے میں مشورہ کہاں سے لیا جا سکتا ہے۔ کریڈٹ کے بارے میں اور قابل غور باتیں: شادی - یہ آپ کی اہلیت پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے۔ آپ کا ریکارڈ کیا آپ اس پر نظر ثانی یا تبدیلی کر سکتے ہیں۔ قانون۔ آپ کے حقوق اور ذمہ داریاں۔ یہ اور دیگر بہت سے عنوانات ہمارے "THE FACTS ABOUT CREDIT AND YOU" نامی کتابچہ میں درج کئے گئے ہیں۔ کتابچہ مفت حاصل کرنے کے لئے اس پتہ پر لکھئے۔

Consumer Information Centre, 555 Yonge St.,
Toronto, Ont., M7A 2H6. Or phone
(416) 963-1111.

کلکٹ کال بھی قبول کیے جاتے ہیں۔

NAME
ADDRESS
CITY/TOWN
PROV. CODE

Ministry of Consumer and Commercial Relations
Ontario
Gord Walker, Minister
William Davis, Premier

انٹاریو گورنمنٹ ــــ لوگوں کی مدد کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔

ادب و ثقافت

ترتیب: سجاد حیدر

دبستان

ہم نے دبستان سرگودھا کے تعلق سے ایک معنوی خبر چھاپی تھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

دبستان فنون (لاہور)

اس دبستان کے سربراہ احمد ندیم قاسمی ہیں [illegible]

دبستان نقوش (لاہور)

[illegible]

دبستان رالسن روڈ (کراچی)

[illegible]

خامہ بگوش کے قلم سے

ہمیں معلومات جمع کرنے میں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں، یہاں تک کہ قصبوں اور دیہاتوں میں بھی دبستان موجود ہیں۔ ان سب کا ذکر کرنا مشکل ہے۔ خاص خاص دبستانوں کے بارے میں معلومات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

دبستان پاک ٹی ہاؤس (لاہور)

یہ کوئی ایک دبستان نہیں بلکہ بہت سے دبستانوں کا مجموعہ ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ٹی ہاؤس کی ہر میز اپنی جگہ ایک دبستان ہے۔ [illegible]

ان ادیبوں کو جتنی مشکل سے داخل ہونے کی اجازت ملتی ہے، اتنی ہی مشکل انہیں باہر نکالنے میں پیش آتی ہے!

پاکستان رائٹرز گلڈ، دبستان نقوش کا ایک طفیلی ستارہ ہے

[illegible]

دبستان ریڈیو پاکستان (کراچی)

[illegible]

دبستان انجولی (کراچی)

[illegible]

دبستان اورینٹل کالج (لاہور)

[illegible]

آزاد شاعری ہمیں ایک نئے وسیلے سے ہمکنار کر رہی ہے!

حمایت علی شاعر سے شاہدہ احمد کی بات چیت!

[illegible]

لاہور میں کرنل صدیق سالک کی کتاب "[illegible]" کی تقریب رونمائی سے احمد ندیم قاسمی اور [illegible] خطاب کر رہے ہیں۔

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

مختلف مشرقی ممالک کے معزز خاندانوں کے لڑکے لڑکیوں کے مناسب رشتے موجود بھی ہیں اور مطلوب بھی۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ قائم کیجیے:

P. BOX 73, STN. "S"
MONTREAL, P.Q. H4E 4H4

•

ٹورانٹو میں مقیم، تعلیم یافتہ باروزگار لڑکے کیلئے ہندوستان یا پاکستان کے شریف مسلمان خاندان کی لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ عمر ۲۰ تا ۲۵ سال کے درمیان ہو اور رہائش ٹورانٹو یا اس کے قریبی علاقے کی ہو۔ دلچسپی رکھنے والے اپنے فون نمبر کے ساتھ پتہ ذیل پر خط لکھیں:

MRS. A. C/O AL-HILAL

•

لاہور کے شریف خاندان سے تعلق رکھنے والی مطلقہ خاتون، سکونت ٹورانٹو کیلیے شریف النفس پنجابی مسلمان کا رشتہ مطلوب ہے۔ عمر ۳۵ سال سے اوپر ہو اور شادی شدہ زندگی گزارنے کے بارے میں سنجیدہ ہو۔ محض امیگریشن حاصل کرنے کے خواہشمند توجہ نہ فرمائیں۔ جملہ تفصیلات کے ساتھ پتہ ذیل پر مراسلت کیجیے:

Q. S. C/O AL-HILAL

"سوہنی دھرتی"
لاس اینجلس میں پاکستانی ریڈیو پروگرام

لاس اینجلس کی تاریخ میں "سوہنی دھرتی" پہلا خالص پاکستانی ریڈیو پروگرام ہے جس کا آغاز آٹھ ماہ پیشتر کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام ہر منگل کو نو سے دس بجے شب KMAX 107.1 FM سے نشر کیا جاتا ہے۔

اس پروگرام میں پاکستانی نغموں کے علاوہ سوہنی دھرتی کے میزبان کے عنوان کے تحت سماجی، معاشی، تہذیبی، تعلیمی اور مذہبی موضوعات پر سامعین سے گفتگو باقاعدگی سے نشر کی جاتی ہے۔ اہم مواقع پر علماء اور ماہرین کی خصوصی تقاریر کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

یہ پروگرام شیر جہاں اور خالد بیگ پیش کرتے ہیں۔ اس پروگرام میں اشتہار دینے یا اس کے لیے مالی عطیات دینے یا مزید تفصیلات کیلئے فون کیجیے:
213-748-2005

مختصر اشتہارات کا معاوضہ فی حرف ۵ ڈالر ہے جس کی پیشگی ادائی ضروری ہے۔

کینیڈا پاکستان ایسوسی ایشن (آٹوا پل) کی مقامی پاکستانی تنظیموں سے درخواست

کینیڈا پاکستان ایسوسی ایشن آٹوا پل نے کینیڈا کی مختلف مقامی پاکستانی تنظیموں سے درخواست کی ہے کہ کینیڈا میں مقیم پاکستانیوں کی ایک نمائندہ قومی تنظیم کے قیام کی خاطر آٹوا میں منعقدہ ابتدائی کنونشن میں اپنی نمائندگی کے لیے ۲ افراد کا انتخاب کرکے کنونشن میں شرکت کریں۔ ابتدائی کنونشن میں تقریباً چالیس افراد کا انتخاب کرکے اس بنیادی کنونشن کے بارے میں تفصیلات طے کی جائیں گی کہ جو نمائندہ قومی تنظیم کے سلسلے میں بلایا جائے گا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ اپنی موجودہ اور آئندہ نسلوں کو اپنے مذہبی، تہذیبی اور قومی سرمائے سے روشناس کرانے اور اس ملک میں اپنے تشخص کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب پاکستانی اجتماعی طور پہ کام کریں۔ اسی طرح نہ صرف ہم اپنے تنظیم ورثہ کو برقرار رکھ سکیں گے بلکہ دیگر اقلیتیں صرف اور نیم سے حاصل کرسکیں گے جو دیگر اقلیتیں صرف اجتماعی کوشش سے ہی حاصل کرسکی ہیں۔ دیگر معلومات کے لئے جناب ابرار حسن سے 613-824-6860 اور جناب الوسیم سے 613-746-7589 پر رابطہ قائم کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

پاکستانی سفارت خانے کا عارضی دفتر

ٹورانٹو اور اس کے قرب و جوار میں رہنے والے پاکستانیوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پاکستانی سفارت خانے کا عارضی دفتر ۱۱ اور ۱۲ دسمبر کو دو دن کے لیے ٹورانٹو کی کنگ پارک ہوٹل واقع ۴۵ فرنٹ اسٹریٹ ویسٹ پر کھلا رہے گا۔ اوقات صبح نو بجے سے شام ۵ بجے تک ہوں گے۔ درمیان میں ایک تا دو بجے دن کھانے کا وقفہ ہوگا۔ ٹیلی فون نمبر حسب ذیل ہے:

(416) 368-2511

بیرون ملک پاکستانیوں کیلئے خوشخبری

اگر آپ کار، ٹریکٹر یا ۲۲۰ وولٹ کی مصنوعات ایشیا یا افریقہ کے کسی بھی ملک بھیجنا چاہیں تو "سکھیرا ایکسپورٹ ہاؤز" کا نام یاد رکھیں۔ ہماری قیمتیں امریکہ اور کینیڈا میں سب سے کم ہیں اور سامان کیلئے آپکو مہینوں انتظار بھی نہیں کرنا پڑے گا۔

(312) 827-2617

You will lose money by not calling us.
Please write or call for our best quotations

SUKHERA EXPORT HOUSE
P. O. Box 472, 606 Lee Street
Des Plaines, Illinois 60016 U.S.A.
Telex - 253151 Chicago
Exporters of Cars, Tractors and 220 Volt Appliances

GROWING TOGETHER

ایک ساتھ نشوونما

کینیڈا والے - جن کا مختلف ثقافتی پس منظر ہے اور جو کینیڈا کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتے ہیں - وہ ہمارے عظیم الشان ملک میں احساس فخر کے ساتھ پل بڑھ رہے ہیں۔

گورنمنٹ نے دس سال قبل ہماری اس عظیم سرزمین پر ملٹی کلچرازم کی پالیسی کے باضابطہ نفاذ سے مختلف ثقافتوں کے وجود کو سرکاری طور پر تسلیم کیا تھا۔ مختلف ثقافتی ورثے کہ جن سے ہماری قوم کی تشکیل ہوئی ہے کے درمیان جذبۂ اتحاد کی روز افزوں ترقی کے لئے یہ ایک نیا عہد تھا۔

GROWING TOGETHER
ANNIVERSARY
10
MULTICULTURALISM CANADA
MULTICULTURALISME CANADA
ANNIVERSAIRE
S'ÉPANOUIR ENSEMBLE

اس دسویں سالگرہ کے موقع پر ملٹی کلچرازم کے بارے میں ہمارا عہد پہلے سے کہیں زیادہ پائیدار ہے اور کل پر اور بھی تابندہ ہوگا۔ لہٰذا آئیے ہم سب مل کر اپنے ماضی، حال اور مستقبل کا جشن منائیں - مستقبل جو ہمارے اور ہمارے ملک کے درمیان بہتر اتحاد لا رہا ہے گا --- باہمی نشوونما۔

Canada

Minister of State Multiculturalism
Ministre d'État Multiculturalisme

پاکستان نے پہلے ہاکی ٹیسٹ میں بھارت کو ۳-۵ گول سے ہرا دیا

حنیف خان کی شاندار ہیٹ ٹرک

منظور اور حسن سردار نے ایک ایک گول کیا

دونوں ایمپائروں کی غیر معیاری کارکردگی

بمبئی — پاکستانی ہاکی ٹیم کے لیفٹ ان حنیف خان کی شاندار ہیٹ ٹرک کی بدولت پاکستان نے ٹیسٹ سیریز کے پہلے میچ میں بھارت کو ۳ کے مقابلے میں ۵ گول سے شکست دے دی۔ [illegible] ... حنیف خان نے انفرادی کوشش سے ۵ واں گول کر دیا۔

آسٹریلیا نے پاکستان کو دس وکٹوں سے ہرا کر سیریز جیت لی

پاکستانی کھلاڑیوں نے میری ہدایات کو نظر انداز کیا: جاوید میاں داد

برسبین (آسٹریلیا) — [illegible] ... آسٹریلیا کے خلاف آخری ٹیسٹ میچ ۱۱ دسمبر سے ملبورن میں شروع ہوگا۔

اسکور بورڈ

پاکستان (پہلی اننگز)		۲۹۱
آسٹریلیا (پہلی اننگز ۵ وکٹوں پر)		۵۱۲
پاکستان دوسری اننگز		
مدثر نذر	ک ہرڈ ب لیلی	۳۳
محسن خان	ک مارش ب لیلی	۴۳
ماجد خان	ک چیپل ب یارڈلے	۱۵
جاوید میاں داد	ایل بی ڈبلیو ب لیلی	۳۸
ظہیر عباس	ایل بی ڈبلیو ب یارڈلے	صفر
وسیم راجہ	ب لیلی	۳۹
اعجاز	ک چیپل ب تھامسن	۳
عمران خان	ک ہیوز ب یارڈلے	۲۱
سرفراز نواز	ک ایلڈرمین ب یارڈلے	۱۳
وسیم باری	آؤٹ نہیں ہوئے	۴
سکندر بخت	ب تھامسن	۲
ایکسٹرا		۱۵
میزان		۲۲۳

بولنگ کا تجزیہ

نام	اوور	میڈن	رنز	وکٹ
لیلی	۱۹	۴	۵۱	۴

پاکستان اور بھارت کے درمیان لاہور ہاکی ٹیسٹ برابر رہا

لاہور — پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والے چار ہاکی ٹیسٹ میچوں کی سیریز کا دوسرا ٹیسٹ میچ جو آج یہاں قذافی اسٹیڈیم میں کھیلا گیا۔ پاکستان اور بھارت کی ٹیموں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور دونوں ٹیموں نے ایک دوسرے کے خلاف دو دو گول کئے۔ [illegible] ... اس سیریز کا آخری فیصلہ کن میچ ... کراچی میں ہوگا۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والے چار ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے ٹیسٹ

ایلڈرمین	۱۵	۴	۳۷	صفر
تھامسن	۱۵	۳	۴۳	۲
یارڈلے	۲۲	۴	۶۶	۴
آسٹریلیا دوسری اننگز				
لاڈ	۲ آؤٹ نہیں ہوئے			صفر
لیرڈ	۲ آؤٹ نہیں ہوئے			۳
ایکسٹرا				صفر
میزان	(بغیر کسی وکٹ کے نقصان کے)			۳

بولنگ کا تجزیہ

نام	اوور	میڈن	رنز	وکٹ
عمران	۱.۲	۱	۲	صفر
سکندر	۱	صفر	۱	صفر

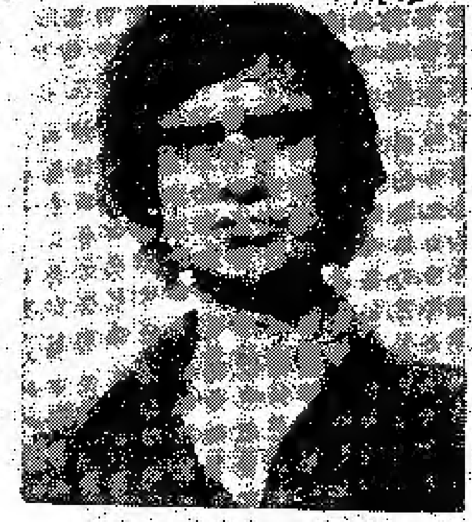

حنیف خان

افسران قومی لباس میں

کراچی — حکومت پاکستان نے قومی لباس کے بارے میں جو ہدایات جاری کی تھیں ... [illegible] ... قومی لباس پہن کر آئیں گے۔

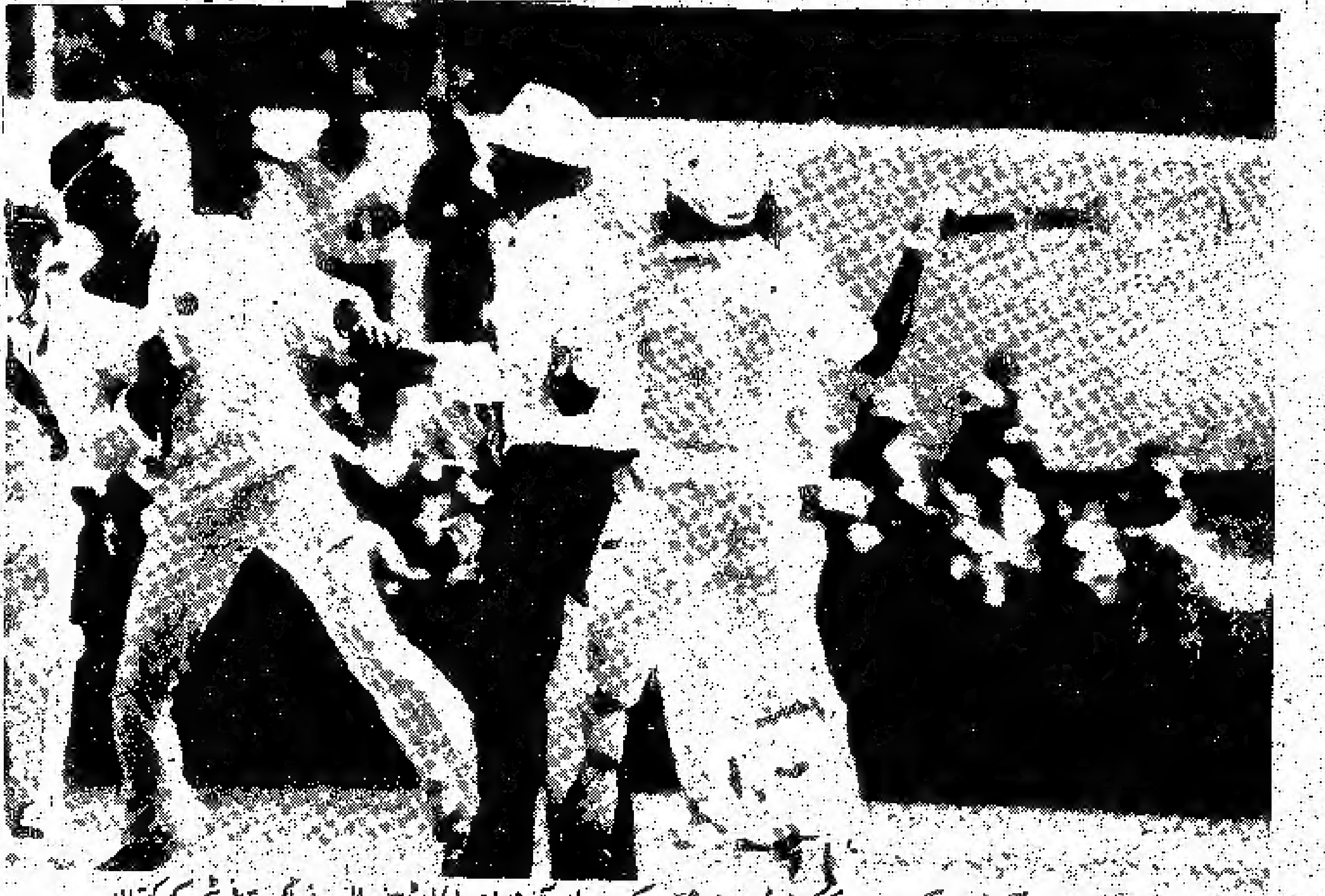

برسبین میں پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان کرکٹ ٹیسٹ میچ کے دوران آسٹریلوی بالر ڈینس للی نے پاکستانی ٹیم کے کپتان جاوید میاں داد کو لات مارنے کے بعد بلا تان رکھا ہے۔ ایمپائر ٹونی کرافٹر بیچ بچاؤ کرا رہے ہیں۔

مشتاق محمد کو ایم سی سی کا رکن بنا لیا گیا

لندن — [illegible] ... پاکستان کے سابق ٹیسٹ کپتان مشتاق محمد ... ایم سی سی کا اعزازی رکن ... [illegible]

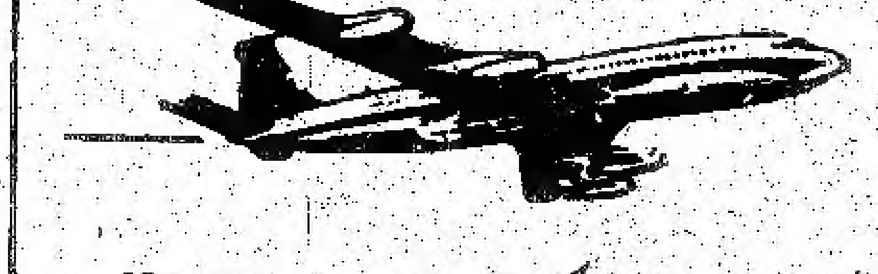

آپ دنیا میں کہیں بھی جانا چاہیں تو ہم
آپ کے سفر کے بہتر انتظامات کر سکتے ہیں

M&J TRAVEL

1240 BAY ST., TORONTO, ONTARIO, CANADA M5R 2A7
TEL. (416) 960-8348 — 960-8475

مکالمۂ الحاد و ایمان — تحریر: محمد صلاح الدین

اسلام کے خلاف مصنف کی عصبیتِ جاہلیہ کی مظہر ہے

اہلِ ایمان کے درمیان

مسلم دنیا کا سفر

مشہور امریکی ناول نگار نائپال کی کتاب

مشہور امریکی ناول نگار اور سیاح مسٹر وی ایس نائپال (NAIPAUL) نے اگست ۱۹۷۹ء میں پاکستان کا دورہ کیا تھا اور اپنی آمد کا مقصد یہ بتایا تھا کہ "میں معاشرے کو اسلامی بنانے کے عمل کا جائزہ لینے یہاں آیا ہوں"۔ انہوں نے ایران، ملائیشیا اور انڈونیشیا کا بھی دورہ کیا اور جو کچھ ان مسلم ممالک میں دیکھا اور سنا اسے "اہلِ ایمان کے درمیان مسلم دنیا کا ایک سفر"

(AMONG THE BELIEVERS AN ISLAMIC JOURNEY) کے زیرِ عنوان اپنی ایک تازہ کتاب میں پاکستان پر ایک تفصیلی باب بھی شامل کیا ہے۔ چند ماہ قبل مسٹر نائپال پر ٹائم میگزین نے ایک خصوصی شمارہ شائع کیا اور جو تفصیل بیان کی تصویر دی تو ان سے ہونے والی ملاقات ذہن میں تازہ ہو گئی اور معاً یہ سوال بھی ابھرا کہ موصوف کا دورہ تحقیقاتی تھا یا کسی کا تفویض کردہ؟ اب ان کی کتاب دیکھ کر محسوس ہوا کہ یہ کسی غیر جانبدار مبصر کے مشاہدات نہیں بلکہ مغربی دنیا کی ایک نفسیاتی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش ہے۔

ٹائم میگزین نے اپنے ۲۶ اکتوبر کے شمارے میں مسٹر نائپال کی کتاب پر پال گرے (PAUL GRAY) کا تبصرہ شائع کیا ہے جس کی سرخی "جانبدارانہ رپورٹ" (PARTISAN REPORT) ہی اپنی جگہ مکمل اور جامع تبصرہ ہے۔ مسٹر پال گرے نے اسلام، قرآن، نماز اور روزہ پر مسٹر نائپال کے رکیک حملوں کی سخت گرفت کی ہے۔

تبصرہ نگار کا تجزیہ یہ ہے کہ "نائپال نے اپنی کتاب خالص مغربی نقطۂ نظر سے لکھی ہے اس سے راسخ العقیدہ مسلمان ذرا متاثر نہ ہوں گے بلکہ وہ شاید اسے پڑھنا بھی پسند نہ کریں۔ نائپال نے جرأت مندانہ سفر ضرور کیا مگر وہ حقیقی تاریخ ساتھ لے کر نہیں لوٹے۔ اس کی بجائے موجودہ اور آنے والی مشرکہ آزمائشوں کے بارے میں بڑی جانبدارانہ رپورٹ مرتب کر ڈالی۔"

یہ تبصرہ کتاب کی صحیح قیمت کے تعین کے لئے بہت کافی ہے۔ مسٹر نائپال نے پوری کتاب میں اہلِ مغرب کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ تم خواہ مخواہ اسلام کو ہوا بنائے ہوئے ہو۔ میں مسلمانوں کے گھر میں جھانک کر دیکھ آیا ہوں کہ اسلام چند رسومات کے سوا کچھ نہیں۔ اس سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ مسلمان تراشی زندگی کو ساتویں صدی کے عہد میں پہنچنے کی حماقت میں مبتلا ہیں۔ ان کا جوش و خروش محض جذباتی ابال ہے، کوئی قوت نہیں۔ ان کے پاس کوئی واضح نظامِ حیات نہیں، یہ ذہنی پسماندگی، جہل اور خود فریبی میں مبتلا ہیں۔ جو خواب یہ دیکھ رہے ہیں وہ کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔

مسٹر نائپال کی یہ باتیں مغرب کو درست نظر آتیں بشرطیکہ اسے حال ہی میں پاکستان کے اندر تحریکِ نظامِ مصطفےٰ، ایران میں اسلامی انقلاب اور افغانستان میں مجاہدین کی ضرب کاری کے تازہ واقعات کا تجربہ نہ ہوا ہوتا۔ ایسے ماحول میں کہ پورا یورپ بلکہ پوری دنیا اسلام کی قوت کا اعتراف کر رہی ہو، مسٹر نائپال کا یہ باور کرانا کہ اسلام سرے سے کوئی قوت نہیں، ایک قابلِ قبول موقف تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر پال گرے کا تبصرہ اسی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔

پاکستان کے بارے میں ان کے تمام مشاہدات اور تجزیے غلط نہیں، بعض باتیں حقائق پر مبنی اور قابلِ توجہ ہیں لیکن ان کا اسلوبِ نگارش اتنا طنز و تحقیر سے آلودہ ہے کہ نیت کا کھوٹ چھپائے نہیں چھپتا۔ اسلام سے انہیں خدا واسطے کا بیر ہے اور اس کا اظہار وہ تواتر کے ساتھ کرتے ہیں۔ ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

"اسلامی مملکت جس کی لوگ اب بات کر رہے ہیں، اقبال سے بھی زیادہ تجریدی معلوم ہوتی ہے۔ یہ اسلامی ریاست صرف احکامات سے وجود میں نہیں آسکتی اسے پیدا کرنا ہوگا اور اسے پیدا کرنے میں مذہب کا دخل کم ہی ہوگا۔ مذہب سے اس جگہ صرف ممنوعات مل سکتے ہیں جو صرف جذبات کی آسودگی کے لئے کام آسکتے ہیں جیسے لٹنے کی ممانعت، عصمت کی عصمت پامال کرنے کی ممانعت، بنک کے سود کی ممانعت۔ لیکن اس کے ساتھ ہی پاکستان میں دیگر ممنوعات شامل کر دی گئیں۔ سیاسی پارٹی کی ممانعت، پارلیمنٹ کی ممانعت، اختلافِ رائے کی ممانعت، عدالت کی ممانعت۔ اسی طرح تمام ادارے خلافِ قانون قرار دے دیئے گئے، انہیں تباہ کر دیا گیا، لوٹ لیا گیا اور صرف مذہب جو سادہ رہ گیا کیونکہ مذہب سب پر محیط ہے اور اس خلاء میں صرف فوج کی حکمرانی ہو سکتی ہے۔"

اس عبارت کے آخری حصے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ بڑی حد تک درست ہے مگر مسٹر نائپال کے نزدیک اس کی ذمہ داری مذہب پر عائد ہوتی ہے جو ہر چیز سے بس روکتا ہے کرنے کچھ نہیں دیتا۔ اداروں کا عدم وجود بلاشبہ ہماری قومی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے لیکن اس کی ذمہ داری مذہب پر عائد کرنا محض جہالت ہے یا تجاہلِ عارفانہ یا صریح اسلام دشمنی۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ فوجی حکومت مسلم دنیا میں یا غیر مسلم دنیا میں، اس کا اپنا ایک مزاج ہے۔ لاطینی امریکہ میں درجنوں ممالک فوجی اقتدار کی گرفت میں ہیں تو وہاں مذہب نے کونسا خلاء پیدا کیا ہے جسے پُر کرنے کی خدمت انجام دینے کے لئے فوجی حکمرانوں کو زحمت کرنی پڑی ہے؟

مسٹر نائپال نے گفتگو کے آغاز میں ہی فرمایا۔ "میں ابتداء ہی میں ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں، میں خدا پر یقین نہیں رکھتا، لامذہب اور ملحد (NON-BELIEVER) ہوں۔ صرف یہ دیکھنے یہاں آیا ہوں کہ آپ اپنے ملک کے معاشرے اور قوانین کو اسلامی بنانے کا کام کس طرح کر رہے ہیں اور اب تک کیا پیش رفت ہوئی ہے؟"

میں نے جواباً عرض کیا۔ "میں بھی ایک بات ابتداء ہی میں واضح کر دوں اور وہ یہ کہ آپ بھی میری طرح (BELIEVER) ہیں۔ یہ آپ کی غلط فہمی ہے کہ آپ خود کو اس دائرے سے خارج سمجھتے ہیں۔ میری اور آپکی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں ہے۔" اس پر نائپال کچھ چونکے اور حیرت سے پوچھا "وہ کیسے؟" اس سوال سے ایک طویل گفتگو کا سلسلہ چل نکلا۔ میں نے وضاحت کی کہ "عقیدہ (BELIEF) کہتے کسے ہیں؟ کسی تصور، نظریہ یا مابعد الطبیعیات سے متعلق کسی فکر و خیال کو یقین کی حد تک درست تسلیم کرنا اور اسے اپنے اعمال و افکار کی بنیاد بنا لینے کا نام عقیدہ ہے۔

آپ کا عقیدہ میرے عقیدے سے مختلف ہے اس لئے آپ کی زندگی اور میری زندگی میں فرق ہے۔ جائے نصب العین اور ہمارے مقاصدِ حیات اسی اختلافِ عقیدہ کی بناء پر ایک دوسرے سے الگ ہیں مگر میرے عقیدے کو تسلیم نہ کرنے سے آپ بے عقیدہ (NON BELIEVER) قرار نہیں دیے جا سکتے۔ آپ کا عقیدہ بھی اسی یقین کی بنیاد پر قائم ہے جس کی بنیاد پر میرا عقیدہ استوار ہے۔ آپ میرے عقیدے کے معاملہ میں (NON BELIEVER) ہیں اور میں آپ کے عقیدے کے حوالے سے (NON BELIEVER) ہوں۔ پھر مجھ میں اور آپ میں کیا فرق ہوا؟"

مسٹر نائپال اس وضاحت سے خاصے محظوظ ہوئے اور پھر میرا اور اپنا فرق واضح کرتے ہوئے بڑے دانشورانہ انداز میں بولے "لیکن میں ایک آزاد اور بے قید انسان ہوں جبکہ آپ اپنے مذہبی عقائد کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ آزادی عمل سے محروم ہیں۔"

میں نے کہا کہ "یہ بھی آپ کا صریح مغالطہ ہے کہ آپ آزاد ہیں۔ آپ ہم سے زیادہ پابندیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ

پاکستان کے ساتھ نائپال کا رویّہ ہمدردانہ نہیں معاندانہ ہے

آپ اپنے ہی جیسے انسانوں کی عائد کردہ پابندیوں کا شکار ہیں جبکہ ہم کسی انسان کو یہ حق نہیں دیتے کہ وہ ہم پر کوئی ایسی پابندی لگائے جو ہمارے رب نے تمام معاملات پر یکساں طور سے عائد کی ہیں تا اسلام کے احکامات اللہ کے کسی نائب کے لئے نہیں اترے بلکہ انسانوں کے فائدے کے لئے نازل کئے گئے ہیں۔ آزادی اطاعتِ خداوندی سے ملتی ہے۔ اسلامی قوانین نے انسان کو حقیقی آزادی بخشی ہے۔"

اطاعت (OBEDIENCE) کے بغیر تو کسی انسانی معاشرے کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ پورا نظامِ قانون اسی اطاعت کی بنیاد پر کھڑا ہے۔ اس اطاعت کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں (۱) اپنے نفس کی اطاعت (۲) اپنے جیسے دوسرے طاقتور اور ذی اقتدار لوگوں کی اطاعت (۳) خدا کی اطاعت۔ ہم ان میں سے کسی ایک کی اطاعت پر مجبور ہیں۔ اگر انسان اپنے نفس، خواہشات، تصورات اور خیالات کی اطاعت کرنے لگے اور کسی دوسرے کی نہ مانے تو کیا کوئی مہذب معاشرہ وجود میں آسکتا ہے؟ صرف دو آدمی بھی چند گھنٹے ایک ساتھ گزار سکتے ہیں؟ اگر اپنے ہی جیسے دوسرے انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین اور ضابطوں کی اطاعت کرنے لگیں تو فرد کی بے قید آزادی کہاں برقرار رہی؟ وہ تو اپنے ہم جنسوں کا غلام ہو گیا۔ اگر جمہوری اداروں کے ذریعہ ۵۱ فیصد ووٹ سے بھی کوئی قانون بنا تو ۴۹ فیصد افراد کس جرم میں اپنی آزادی سے محروم کئے گئے؟ ان پر دوسروں کی مرضی کے تابع ہو کر زندگی بسر کرنے کی پابندی کیوں عائد کی گئی؟ اب تیسری صورت دیکھیے۔ خدا نے جو قوانین و احکام اپنے انبیاء کے ذریعہ بھیجے اور جو آخری کتاب قرآن میں ۱۴ سو سال سے کسی کمی بیشی کے بغیر محفوظ ہیں، وہ تمام انسانوں کے لئے حتیٰ کہ خدا کے رسول کے لئے بھی یکساں طور پر قابلِ اطلاق ہیں۔ ان میں قیامت تک اب کوئی بادشاہ، کوئی پارلیمنٹ، کوئی آمر، کوئی اختیار کسی طرح کی ترمیم و تنسیخ کا اختیار نہیں رکھتے۔ خدا کے عطا کردہ حقوق کوئی سلب نہیں کر سکتا۔ اس کی تاکید کردہ حدود کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔ یہ ہماری آزادی کا مضبوط ترین ضامن ہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ حقیقی آزادی کی ضمانت صرف خدا کی اطاعت میں ہے۔ آپ جس معاشرے میں رہتے ہیں اس میں ریاست کے دستور، اس کے تحت بنائے گئے لاکھوں قوانین اور مختلف سطح کے احکام مجاز کی اطاعت آپ پر مسلط ہے پھر آپ یہ دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں کہ محض خدا کے وجود کا انکار کر کے آپ کلیتاً آزاد ہو گئے۔"

مسٹر نائپال یہ ساری گفتگو توجہ سے سنتے رہے پھر میں نے اپنی بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ "اب ذرا جبر (COMPULSION) کے نقطۂ نظر سے اس معاملے کا جائزہ لیجئے۔ خدا کی اطاعت جبری نہیں، رضاکارانہ ہے۔ میں اب اور اسی وقت چاہوں تو اس اطاعت سے بلکہ آپ کی طرح خدا کے وجود سے بالکل انکار کر سکتا ہوں۔

لیکن آپ اپنی حالت پر غور کیجئے کیا آپ امریکی دستور کو اٹھا کر پھینک دینے اور وہاں کے تمام قوانین کو منسوخ کر دینے کا اعلان فرما سکتے ہیں، ریاست یا اس کے کسی ادارے کی اطاعت سے انکار کر سکتے ہیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ میری ان باتوں کا مسٹر نائپال کے پاس جواب نہیں تھا، کچھ اور کوئی جواب نہ تھا۔ پاکستان اور اسلام کے خلاف ان کا ہرزہ سرائی پر ایک ہی چوٹ نے اسے برکھلا دیا۔

تمنّائے مدینہ

ہوتی ہے بہ یادِ شہِ دیں طبعِ رواں اور
ہے میرے گلستاں کی بہار اور خزاں اور
لکھنی ہے مجھے مدحِ شہِ کون و مکاں اور
یارب! ہو عطا قوتِ اظہار و بیاں اور
تسلیم کہ رنگیں ہیں بہت طور کے جلوے،
لیکن ہے مدینے کا دل افروز جہاں اور
جز فخرِ رسل کوئی نہیں رحمتِ عالم
جز میرِ عرب کوئی نہیں شاہِ شہاں اور
کیا بزمِ جہاں نورِ نبیؐ سے ہے نہیں روشن
کیا شمس و قمر میں ہے کوئی جلوہ فشاں اور
جاں بخش و سکوں بار ہیں طیبہ کی فضائیں
اس دیس کی مانند نہیں کوئی جہاں اور
کیا غم جو مجھے چھوڑ گئے قافلے والے
اک قافلہ طیبہ کی طرف ہوگا رواں اور
جب مانگا ہے داتا سے سکوں اور صلا ہے
جب چاہی ہے سرکار سے پائی ہے اماں اور
ملتی نہیں ہر دل کو تمنائے مدینہ،
مانگوں گا درِ شاہ سے یہ جنسِ گراں اور
صد شکر کہ مداحِ رسولِ عربی ہوں
مجھ کو نہیں منظور کوئی نام و نشاں اور
یہ نعت کے اسرار کبھی ختم نہ ہوں گے
ہیں سینۂ مشتاق میں کچھ راز نہاں اور

مشتاق حسین ۔ بیلی ٹیکس

منتخب افسانہ ——— م ، الف

دُلہن ایک رات کی

میں نے خواب دیکھنے کا عادی نہیں ہوں لیکن وہ لڑکی اتنی خوبصورت تھی کہ آنکھوں کا اعتبار ختم ہونے لگا تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں بے شمار خوبصورت لڑکیاں دیکھی تھیں ان سے ملا تھا باتیں کی تھیں اور انہیں سرگوشیوں میں اس بات کا احساس دلایا تھا کہ زندگی صرف انہی کے قدو گیسو کا نام ہے۔ لیکن وہ لڑکی جو اپنے انتہائی خوبصورت مکان کے سرسبز و شاداب لان میں تنہا بیٹھی تھی ان تمام تصورات سے ماورا تھی۔

وہ حسن کا ایک ایسا شاہکار تھی جو شاید صرف اس لئے تخلیق کیا جاتا ہے کہ فطرت خود اپنے کمالِ ہنر پر تکمیل تمام کی مہر ثبت کر سکے۔ وہ پورا مکان اسی کی رعنائی سے نکھر اٹھا تھا۔

اسے دیکھنے کے بعد زمین نے میرے پاؤں پکڑ لئے تھے۔ میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو حسن کے اس شاہکار کو دیکھتے کا دیکھتا رہ جاتا۔ میری پلکیں جھپکنا بھول گئی تھیں۔

بالآخر اس لڑکی نے بھی مجھے دیکھا اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی میرے پاس آئی۔ میں اس وقت اس کے مکان کے گیٹ سے باہر کھڑا تھا......

وہ مجھے دیکھ کر مسکرائی اور مشفق سے لہجے میں بولی "آپ کون ہیں؟"

"میں" میں کچھ سٹپٹا سا گیا تھا۔

"آپ چونکہ بہت دیر سے گیٹ پر کھڑے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں"

میں نہیں چاہتا تھا کہ اس سے گفتگو کا یہ موقع گنوا دوں۔ لیکن لفظ رعبِ حسن سے ہونٹوں کے حصار سے باہر نہیں نکل رہے تھے۔ میں نے بڑی مشکل سے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ کا یہ مکان بہت اچھا لگا ہے"

"کیا خاص بات ہے اس میں؟" وہ مسکرائی

انداز میں حنفی سی تھی جیسے دور دور تک اجالے بکھر گئے ہوں۔ میرا جی چاہا کہ اس سے کہہ دوں کہ صرف یہ مکان بلکہ یہ پورا کائنات آپ ہی کی وجہ سے حسین ہوگئی ہے۔

"دراصل میں ایک بے گھر آدمی ہوں" میں نے جلدی جلدی کہنا شروع کر دیا۔ "میری بچپن سے یہ خواہش رہی ہے کہ میں خوبصورت وشاداب ماحول کے کسی اچھے علاقے میں کوئی مکان ڈھونڈ لوں اور اب میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ جہاں بھی کوئی خوبصورت مکان دکھائی دیتا ہے میرے قدم وہیں رک جاتے ہیں اور سوچتا ہوں کاش میں بھی کسی ایسے ہی مکان میں رہ سکوں! اتفاق سے آپ کے مکان کے سامنے بھی میں اسی لئے رک گیا تھا۔ اگر آپ کو ناگوار گزرا ہو تو مجھے معاف کر دیجئے"

"نہیں کوئی بات نہیں" وہ نرمی سے مسکرائی اور ایک طرف ہٹتی ہوئی بولی "آیئے اندر تشریف لے آیئے"

میں جیسے بادلوں پہ چلتا ہوا اس کے سرسبز وشاداب لان میں آبیٹھا۔ وہ میرے سامنے والی کرسی پر بیٹھی تھی۔ لان کی بہت ہی سلیقے سے دیکھ بھال کی گئی تھی۔ چاروں طرف کیاریوں میں مختلف قسم کے پھول لگے ہوئے تھے اور چنبیلی کی بھینی بھینی خوشبو سے وہ پورا ماحول سحر انگیز ہو رہا تھا۔ وہ مجھے ایک نظر دیکھتے ہوئے بولی۔ "آپ تشریف رکھیں میں آپ کے لئے کوئی ٹھنڈا شروب لے کر آتی ہوں"

وہ نہ کوئی حکم تھا اور نہ کوئی التجا تھی۔ لیکن اس کا لہجہ ایسا تھا کہ میں اس سے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔

"کیا سوچ رہے ہیں؟" لڑکی کی خوبصورت آواز نے مجھے چونکا دیا۔ وہ ایک ٹرے میں شربت کے دو گلاس لئے اس طرح میرے سامنے کھڑی تھی جیسے ہوا میں پھولوں بھری نازک شاخ لہرا رہی ہے۔

"تو آپ کو ایک مکان کی ضرورت ہے؟"

"جی ہاں"

"آپ تنہا ہیں؟"

"ابھی تک تو تنہا ہی ہوں" میں نے اس کی طرف دیکھا پھر جلدی سے اس طرح نظریں جھکا لیں جیسے میری آنکھیں اس کے چہرے کو میلا کر دیں گی۔

"دراصل میں نے اپنے بہت سے دوستوں سے یہ کہہ رکھا تھا کہ مجھے کوئی خوبصورت سا مکان تلاش کر کے دیں۔ لیکن ابھی تک کسی نے بھی اس سلسلے میں سنجیدگی سے کام نہیں کیا تھا آج میرے دوست احمد صاحب نے مجھے اپنے بھائی کی شادی پر مدعو کیا تھا اور جب دعوت سے واپسی پر میں پیدل ہی اپنے ہوٹل کی طرف جا رہا تھا تو تین کوٹھیوں کے بعد ہی جو مجھے مکان کی خوبصورتی نے مجھے مسحور کر دیا تھا اور یہ وہی مکان تھا جس کے لان میں اس وقت بیٹھا اپنی زندگی کے خوشگوار ترین دن کی خوشگوار ترین باتیں کر رہا تھا۔

"آپ کیا سوچنے لگے؟" اس لڑکی نے میرے سامنے کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اب ٹرے اس نے میز پر رکھ دی تھی اور شربت کا گلاس میری طرف بڑھا دیا تھا۔

"کچھ نہیں" میں نے ایک گہری سانس لی "صرف یہ کہ کیا آپ بھی یہاں تنہا رہتی ہیں؟"

"ہاں" وہ کچھ اداس نظر آنے لگی تھی۔ ہم خاموشی سے شربت پیتے رہے پھر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولی۔ "اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس کوٹھی کا آدھا پورشن دے سکتی ہوں"

"خاتون یہ آپ کی عنایت ہوگی"

"پلیز آپ مجھے خاتون نہ کہیں"

"پھر؟"

"آپ مجھے روبی کہہ سکتے ہیں"

"روبی" میں نے یہ نام ہونٹوں میں دہرایا اور اپنے دل میں اتار لیا اب تک نہ جانے کتنی لڑکیوں کے نام میں نے دہرائے تھے، انہیں لکھا تھا انہیں یاد کیا تھا لیکن جو سرور اس نام میں تھا وہ میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں محسوس کیا تھا۔

"میرا نام امتیاز ہے"

"اچھا نام ہے" وہ مسکرائی

میں کچھ نہ کہہ سکا۔

"اگر آپ ایک پورشن میں گزارا کر سکیں تو مجھے خوشی ہوگی"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن" میں کچھ کہتے کہتے رک گیا

"آیئے پہلے غریب خانہ تو دیکھ لیں" روبی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا پھر ہم دونوں لان سے گزر کر برآمدے سے ہوتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ یہ ڈرائنگ روم حسن، سلیقے اور امارات کا حسین ترین امتزاج تھا۔ بیش قیمت قالین، نئی وضع کے صوفے، چکدار پیتل کے گلدانوں میں سجے ہوئے پھول چاروں طرف روشنیاں بکھیرتے ہوئے خوبصورت فانوس، دیواروں پر جنتا کے مشہور مصوروں کی پینٹنگز اور چھوس کے شعلے جیسے بدن کی قربت مجھ پر ایک عجیب سا عالم طاری ہوتا جا رہا تھا۔

"میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ اس ویرانی کے باوجود یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی"

"آپ ایسا کریں کہ اس مکان کا آدھا حصہ لے لیں اگر آپ کو پسند آیا ہو تو" روبی نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ویرانی" میں نے سوچا "اگر یہی ویرانی ہے تو آبادی کسے کہتے ہیں" "میں شاید اس مکان کے ایک کمرے کا کرایہ بھی ادا نہ کر سکوں" میں نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ خاموش رہی پھر اس نے ایک صوفے کی طرف اشارہ کیا "آپ بیٹھیں تو سہی میں ابھی آتی ہوں" اور یہ کہتے ہوئے وہ دروازے سے باہر نکل گئی۔ یا پھر مجھے ہی یہ محسوس ہوا کہ ہوا کا ایک خوشبو دار جھونکا تھا جو آیا اور چلا گیا۔

میں ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

مجھے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے رات کو سوتے ہوئے مجھے کوئی دیو اٹھا کر سبز پری کے محل میں لے آیا ہو۔ آنکھیں حیران ہو کر رہ گئی تھیں۔ اتنا حسن اتنا سلیقہ ایسی سجاوٹ، اتنی شائستہ گفتگو میں نے مجھ سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی کچھ دیر بعد وہ ایک سجی سجائی ٹرالی دھکیلتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور اس بار میرے جسم کا ہر ذرہ بکھر گیا۔ اب اس کے جسم پر سفید ساڑھی کی بجائے شب خوابی کا ایک پھولوں والا لباس تھا۔ ایسا لباس جس میں اس کا گلابی بدن جھلک رہا تھا میں نے مرعوب ہو کر اپنی آنکھیں جھکا لیں۔

وہ ٹرالی کو دھکیلتی ہوئی میرے قریب لے آئی "لیجئے!"

"آپ نے یہ تکلف کیوں کیا؟"

"شرمندہ مت کریں۔ میں اس مکان میں تنہا رہتی ہوں اس کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتی لیجئے نا"

ٹرالی کھانے پینے کی مختلف اشیاء سے سجی ہوئی تھی۔ اس کے بے حد اصرار پر بہرحال مجھے تھوڑی تھوڑی ہر چیز چکھنا پڑی۔ وہ مجھے کھاتے دیکھ کر اس طرح خوش ہوئی جیسے میں اس کے اپنے ہی گھر کا کوئی فرد تھا پھر اچانک اسے جیسے کچھ یاد آگیا اور اس نے سنجیدگی سے مجھ سے پوچھا۔

"پھر آپ نے اس مکان کے بارے میں کیا طے کیا؟"

"کرایہ تو جو ہوگا وہ میں ادا کر دوں گا" میں نے خود بھی سنجیدگی سے جواب دیا۔ "لیکن آپ کے خلوص اور اپنائیت کی قیمت میں شاید اپنی جان دے کر بھی ادا نہ کر سکوں"

"بہرحال اس تعریف سے مکان کا کرایہ کم نہیں ہوگا" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں کچھ کہہ کر رہ گیا۔ ویسے میں نے پہلے ہی اندازہ لگایا تھا کہ اتنے شاندار مکان کو کرائے پر حاصل کرنا میری بساط سے باہر ہوگا اور اس نے اب خود بھی میرے خیال کی تائید کر دی تھی۔

اس نے مجھے پریشان دیکھا تو مسکرا اٹھی۔ یوں جیسے چراغ جل اٹھیں۔

"ارے آپ تو پریشان ہوگئے۔ کرایہ دار سے زیادہ آپ میرے لئے ایک معزز مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں"

میں خاموش رہا اور میری خاموشی کو وہ رضامندی سمجھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی "آیئے میں آپ کو بقیہ مکان دکھاؤں"

"اس کی کیا ضرورت ہے؟"

"آیئے بھی!"

میں انکار نہ کر سکا اور اس کے ساتھ ہولیا۔ وہ مجھے مختلف کمروں سے گزارتی ہوئی ایک انتہائی سجے سجائے کمرے میں لے آئی۔ جس کی کھڑکی کا رخ باہر سڑک کی طرف تھا۔

"اور یہ میری خوابگاہ ہے پسند آئی آپ کو؟"

میں صرف ایک گہری سانس لے کر رہ گیا اس لڑکی نے مجھے ہر پہلو سے حیرت زدہ کر دیا تھا پھر اس نے مجھے اپنے بستر پہ بٹھا دیا اور خود میرے قریب بیٹھ گئی کچھ دیر تک ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے اور میرا بدن دھیرے دھیرے سلگنے لگا۔ میرے ہونٹ کپکپانے لگے اس کی آنکھیں بھی گلابی ہوتی جا رہی تھیں۔ پھر صرف اتنا تو یاد ہے کہ میرے پورے وجود پر جیسے چاندنی اتر آئی تھی اور کچھ دیر بعد ہی میں اس چاندنی میں ڈوب کر رہ گیا۔

دوبارہ میری آنکھ کھلی تو ابھی صبح ہونے میں کچھ دیر باقی تھی۔ مجھے روبی کی خمار آلود سرگوشی سنائی دی "اب آپ چلے جائیں میں نہیں چاہتی کہ لوگوں کو ہمارے بارے میں چہ میگوئیاں کرنے کا کوئی موقع مل جائے"

اس کی آواز میں کچھ ایسا سوز تھا کہ میں نے تھوڑی ہی دیر میں خود کو سڑک پر کھڑے پایا۔ پیار بھری نظروں سے اس مکان اور اس پر گرتی ہوئی چاندنی میں ڈوبی رات کو الوداع کہا اور خاموشی سے اپنے ہوٹل واپس آگیا۔

ہوٹل کا وہ کمرہ جہاں میں پچھلے کئی دنوں سے مقیم تھا اب مجھے اجنبی محسوس ہو رہا تھا۔ میں اپنی شناسائی روبی کے گھر ہی چھوڑ آیا تھا۔

پھر مجھے یہ احساس نہیں کہ میں نے کس طرح ناشتہ کیا۔ کس طرح وقت گزاری کر کے یہ بتایا کہ میں آج بھی آ سکوں گا اور کس طرح شام کو ایک خوبصورت سا سوٹ پہن کر دوبارہ اسی آفتِ جان کے گھر کی طرف چل پڑا۔ اب اس راستے پر میرے قدم خود بخود آگے بڑھنے لگے تھے۔

وہ مکان میرے دوست احمد کے مکان سے تین کوٹھیوں کے بعد تھا۔ میں اس مکان کے گیٹ پر پہنچا اور ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا۔

مکان تو وہی تھا لیکن اب ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی جادوگر نے سارا منظر ہی تبدیل کر دیا ہو۔

وہ لان جو رات کو سرسبز و شاداب نظر آ رہا تھا اجاڑ اور ویران دکھائی دے رہا تھا۔ پھولوں کی جگہ خشک جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں اسٹینڈ پر لگے ہوئے بلب غائب تھے۔ دیواروں کا پلاسٹر جگہ جگہ سے اکھڑا ہوا تھا۔ سامنے کے بیرونی گیٹ پر ایک بڑا سا زنگ خوردہ تالا لٹک رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ مکان برسوں سے آباد ہی نہ رہا ہو۔

مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا یہ سب کیا تھا؟

اچانک برابر کی کوٹھی سے ایک آدمی باہر نکلا جو ایک خوبصورت نوجوان چلا رہا تھا۔

وہ مجھے اس طرح حیران کھڑے دیکھ کر گاڑی سے اتر کر میرے قریب آ کھڑا ہوا۔

"کیا بات ہے جناب! کیا دیکھ رہے ہیں؟"

"یہ مکان" میں نے مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ مکان ہمارا ہی ہے فرمایئے"

"مجھے دراصل کرائے پر ایک مکان کی ضرورت ہے"

"کرائے پر، لیکن یہ آپ کو کرائے پر نہیں مل سکتا"

"وہ بات یہ ہے کہ میں نے رات کو یہاں ایک خاتون سے بات کی تھی انہوں نے کہا تھا کہ یہ"

"روبی؟" اس نے اس طرح ایک گہری سانس لی جیسے سب کچھ سمجھ گیا ہو۔ پھر وہ آہستہ سے بولا "میرے دوست یہ کہانی بہت پرانی ہے اور بہت ہی افسوسناک یہ مکان دراصل میری بہن روبی کا تھا"

"روبی!" میں چونک پڑا "اس مہربان خاتون نے بھی اپنا یہی نام بتایا تھا"

"ہاں! وہ اسی طرح بولا جیسے اس نے میری بات سنی ہی نہیں "روبی میری بہن تھی۔ بہت خوبصورت، بے حد ذہین۔ والد صاحب نے اسے جہیز میں دینے کے لئے یہ مکان بنوایا تھا اسے زندگی کی ہر آسائش سے مزین کیا۔ لیکن عین شادی کے دن روبی سیڑھیوں سے گر کر ہلاک ہو گئی"

"کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" میں نے بوکھلاتے ہوئے پوچھا۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ اس دن کے بعد سے والد صاحب نے اس کی یادگار کے طور پر اس مکان کو یونہی بند رہنے دیا ہے"

"لیکن میری ملاقات"

"اپنی شادی کی تاریخ کو وہ اسی طرح مختلف لوگوں کو نظر آیا کرتی ہے اور ان میں سے کچھ لوگوں نے اس کا تذکرہ مجھ سے بھی کیا ہے جسے سن کر وہ اور زیادہ دکھی ہو جاتے ہیں۔ میری آپ سے ایک بھائی کی حیثیت سے درخواست کروں گا کہ براہِ کرم اس بات کا تذکرہ کسی سے نہ کیجئے"

میں نے دیکھا کہ اس نوجوان کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا اس نے میری طرف دیکھا۔ ایک اداس مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی اور وہ اپنے ہاتھوں سے آنسوؤں کو پونچھتا ہوا اور مجھے خدا حافظ کہتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

غزل

یحییٰ خالد

وقت کے کاغذ پر جلنے کیا لکھی ہوئی تحریریں ہیں
سکھ میرا دھرتی ہے اور تاروں میں تقدیریں ہیں

نیند کی دیوی دور کہیں جا کر صیادوں میں سوئی ہے
جاگو کی کالی راتیں ہیں اور ماضی کی تصویریں ہیں

ساجن بنجارہ ہے اور گوری کے پاؤں میں
کچھ رشتوں کے بندھن ہیں کچھ رسموں کی زنجیریں ہیں

جن پر تیرے ہاتھ کی خوشبو آج بھی مہکی مہکی ہے
پیار بھرے وہ خط ہیں میری دنیا ہے جاگیریں ہیں

جو دل چاہے اب تو چاہے رو لو یا خوش ہو لو
اپنے ہاتھ میں کیا ہے خالد بس مٹی لکیریں ہیں

fortnightly
al-Hilal
Vol.10, No.18
December 5, 1981
Phone: 424-1989, 493-4374
50 ¢
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

حکومت کے مخالف تخریب کاروں اور پولیس کے درمیان مقابلہ

پولیس انسپکٹر اسلم کیانی اور تخریب کار طالب علم لالہ اسد ہلاک ہوگیا" الذوالفقار" کے ۳ ارکان گرفتار

[illegible]

سابق وزیر قائم علی شاہ کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوگئے

کراچی ایئرپورٹ اور اہم تنصیبات پر حفاظتی انتظامات سخت کردیے گئے

[illegible]

لالہ اسد کے ساتھیوں کی تلاش میں کئی مقامات پر پولیس کے چھاپے

رخسانہ قریشی اور رضیہ گرفتار دیے کے بعد ایسے آئے کہ وہ کہ دو کر فرار ہو گئے

ورثاء لالہ اسد کی لاش لیکر خیرپور چلے گئے تصویر شناخت کے لیے جشن شتی کو بھیج دی گئی

[illegible]

پنجاب پولیس نے الذوالفقار تنظیم کے ایک سو افراد کو گرفتار کر لیا

پولیس ناپسندیدہ افراد کی گرفتاری کیلئے الذوالفقار کا نام استعمال نہیں کر رہی۔ انسپکٹر جنرل

[illegible]

معراج محمد خان کوٹ لکھپت جیل منتقل کر دیے گئے

پولیس کے ناروا سلوک کے خلاف بھوک ہڑتال کر دی تھی

[illegible]

ایم اے ایچ اصفہانی کو سپرد خاک کر دیا گیا

[illegible]

کراچی میں بھارت کے قونصل جنرل کی جانب سے دیئے گئے استقبالیہ میں بیگم نصرت بھٹو بعض دیگر مہمان خواتین سے مصروف گفتگو ہیں۔

بھٹو کی املاک ضبط کرنے کا مقدمہ

کراچی ــــــ حکومت سندھ نے کورٹ ...

[illegible]

تین مطبوعات ضبط

کراچی ــــــ حکومت سندھ نے ایک ...

[illegible]

اسکواش کے چیمپئن جہانگیر خان مقابلے میں شرکت کیلئے کراچی پہنچ گئے

[illegible]

جہانگیر خان ... ۔ اس ...

[illegible]

"الہلال" کی سالانہ زرخریداری کی شرح میں اضافہ

کینیڈا میں حالیہ ڈاک کی ہڑتال کے بعد ... ڈاک کی شرح ڈاک میں ... اضافہ کا اعلان کیا ہے ...

[illegible]

بھارت نے انگلینڈ کو ہرا دیا

[illegible]

پاکستان ہاکی ٹیسٹ ہار گیا

[illegible]

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان

پندرہ روزہ

الہلال

ٹورنٹو کینیڈا

- سالانہ زرخریداری برائے "الہلال" : سترہ ڈالر
- سالانہ زرخریداری برائے "کریسنٹ" : سترہ ڈالر
- سالانہ زرخریداری برائے "الہلال و کریسنٹ" : چھبیس ڈالر

کوپن خریداری

Name ....
Address ....
....
....
Postal Code.................. Telephone ....

زرخریداری کا چیک "کریسنٹ" کے نام لکھیے اور ذیل کے پتہ پر بھیجیے۔

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ontario
Canada M2H 2P6

اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی) بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگا دیجیے ☐